WATTAN
The Urdu Daily
روزنامہ
وطن
بڈگام

جمعرات
04 جولائی 2024

THURSDAY
04-JULY-2024

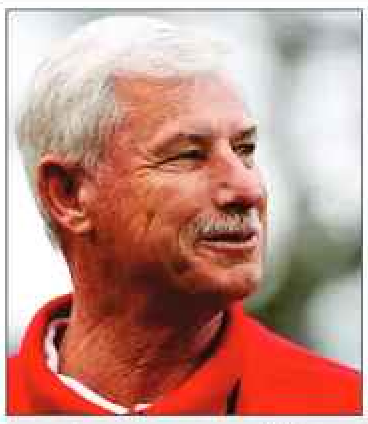

صفحہ 08 سوئنگ کے حقیقی سلطان سر رچرڈ ہیڈلی

صفحہ 08 پانڈیا ٹی ٹوئنٹی رینکنگ میں سرفہرست

The Urdu Daily WATTAN Budgam ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ Vol: 14 | No: 144 | Pages: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ صفحات: 08 ■ شمارہ نمبر: 144 ■ جلد: 14 ■

وادی کشمیر میں 1999 کے بعد پہلی بار

دن کا درجہ حرارت ریکارڈ توڑ درج

سرینگر میں پارہ 36 ڈگری کے قریب پہنچا، میں 34.5 اور قاضی گنڈ میں 34.4

سرینگر/03 جولائی//

تل کے آر پار گزشتہ کچھ دنوں سے گرمی کی لہر میں کافی اضافہ ہو گیا جس کے نتیجے میں لوگوں کو کافی مشکلات کا سامنا ہے ۔ بدھ کو دن بھر ریکارڈ توڑ درجہ حرارت درج کیا گیا اور دہائیوں بعد سرینگر میں گرم ترین دن رہا۔ سرینگر میں دن کا درجہ حرارت 36 ڈگری کے قریب رہا جبکہ کپواڑہ اور قاضی گنڈ میں بھی 35 ڈگری کے نزدیک تھا۔ اس دوران محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ وادی کشمیر میں آئندہ 24 گھنٹوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی بارشیں ہونگی جس کے بعد گرمی کی لہر میں کمی ہوگی۔ ادھر گرمی کی تپش سے بچنے کیلئے شہر سرینگر کے ساتھ ساتھ وادی کے شمال و جنوب میں نوجوان مختلف ندی نالوں اور دریاؤں میں چھلانگیں لگا کر اپنے آپ کو ٹھنڈا کر کے راحت محسوس کی جس دوران سینکڑوں نوجوانوں نے شہرہ آفاق جھیل ڈل کے مختلف حصوں پر تیراکی کا مزہ لیا۔ سی این آئی کے مطابق جہاں ماہ جولائی میں درجہ حرارت میں اضافہ کے نتیجے میں پائی جانے والی شدید گرمی کی وجہ سے اہل وادی کیلئے راتیں دن تکلیف دہ ثابت ہو رہے ہیں وہیں گرمی میں روز بروز اضافہ.....101

گرمی کی شدید لہر؛ دنیا کی نصف سے زائد آبادی متاثر

60 فیصد لوگوں نے 16 سے 24 جون تک بلند درجہ حرارت میں گزارے

سرینگر/03 جولائی//

رواں برس گرمی کی شدید لہر نے ایشیا سمیت دنیا کی نصف سے زائد آبادی کو لپیٹ میں لیا جس سے ریکارڈ ہلاکتیں ہوئیں۔ موسمیاتی تبدیلیوں کے اثرات کے پیش نظر دنیا بھر میں ہیٹ ویو سے نصف سے زائد آبادی پریشان ہے، دنیا کے 60 فی صد لوگوں نے 16 جون سے 24 جون تک انتہائی بلند درجہ حرارت میں گزارے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق بین الاقوامی علمی ادارے 'ورلڈ ویدر ایٹریبیوشن' کے مطابق موسمیاتی تبدیلی نے مہلک ہیٹ ویوز کی تشکیل کی جس نے پورے ایشیا میں لاکھوں لوگوں کو انتہائی حد تک متاثر کیا۔ اپریل کے دوران.....102

نئی سرکار میں پہلی بار وزیر صحت اور بی جے پی

کے قومی صدر جے پی نڈا 6 جولائی کو جموں وارد ہو رہے ہیں

سرینگر/03 جولائی//

نئی سرکار میں پہلی بار وزیر صحت اور بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا 6 جولائی کو جموں وارد ہو رہے ہیں جس دوران وہ پارٹی میٹنگ میں شرکت کر کے جموں کشمیر کے لیڈران سے کچھ اہم معاملات پر بات چیت ہوگی۔ سی این آئی کے مطابق بی جے پی کے قومی صدر اور مرکزی وزیر صحت، کیمیکل اور فرٹیلائزرس جے پی نڈا 6 جولائی کو بی جے پی کی توسیعی یوٹی ایگزیکٹو میٹنگ سے خطاب کرنے کیلئے جموں کا دورہ کر رہے ہیں۔ خیال رہے کہ سال 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے بعد نڈا کا جموں و کشمیر کا یہ پہلا دورہ ہے۔ پارٹی ذرائع نے بتایا کہ 5 جولائی کو بی جے پی کے عہدیداروں کی میٹنگ سے قبل توسیعی ریاستی ایگزیکٹو کمیٹی کی میٹنگ یہاں کے قریب مشری والا میں ہوگی۔ ایگزیکٹو کا اجلاس بھی اگلے روز اسی مقام پر ہوگا۔ ذرائع نے بتایا.....103

جموں و کشمیر میں دہشت گردی کے خلاف جنگ آخری مرحلے میں: وزیر اعظم نریندر مودی

گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران ہڑتالیں اور دہشت گردی جمہوریت پر ایک سیاہ سایہ کی طرح رہی تھی

سرینگر/03 جولائی//

جموں و کشمیر میں دہشت گردی کے خلاف جنگ آخری مرحلے میں ہے، اور دہشت گردی کے باقی ماندہ نیٹ ورک کو تباہ کرنے کیلئے کثیر الجہتی حکمت عملی اپنائی گئی ہے کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے بدعنوانی اور کالے دھن کے خلاف مزید کریک ڈاؤن کا عزم کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے بدعنوانوں کے خلاف سخت ترین کارروائی کرنے کیلئے جانچ ایجنسیوں کو "مکمل آزادی" دی ہے۔ سی این آئی کے مطابق لوک سبھا کے بعد بدھ کو راجیہ سبھا میں تحریک شکرانہ پیش کرنے کے دوران خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے زور دے کر کہا کہ گزشتہ 10 سالوں میں جموں کشمیر میں دہشت گردی کے واقعات میں کمی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دہشت گردی اور علیحدگی پسندی ختم ہو رہی ہے اور جموں و کشمیر کے شہری اس لڑائی کی قیادت کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا "جموں.....105

لداخ میں زلزلے کے ہلکے جھٹکوں محسوس

سرینگر/03 جولائی//

لداخ کے لیہ علاقے میں زلزلے کے ہلکے جھٹکوں سے لوگوں میں خوف و ہراس پھیل گیا تاہم کسی جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ سی این آئی کے مطابق لداخ کے لیہ میں ریکٹر اسکیل پر 4.4 شدت کا زلزلہ آیا۔ نیشنل سینٹر فار.....104

بھدرواہ میں کیمپ کے اندر گرینیڈ پھٹ گیا

دو فوجی اہلکار زخمی، ہیلی کاپٹر کے ذریعے فوجی اسپتال منتقل

سرینگر/03 جولائی//

جموں کے بھدرواہ علاقے میں ایک فوجی کیمپ کے اندر حادثاتی طور پر گرینیڈ پھٹ جانے سے دو فوجی اہلکار زخمی ہو گئے جن کو علاج کیلئے ہیلی کاپٹر کے ذریعے فوجی اسپتال ادھم پورہ منتقل کیا گیا۔ سی این آئی کے مطابق جموں کے بھدرواہ میں ایک کیمپ کے اندر حادثاتی گرینیڈ دھماکے میں دو فوجی شدید زخمی ہو گئے۔ دفاعی ذرائع کے مطابق فوجی اہلکار صبح 5 بجکر 30 منٹ کے قریب بھدرواہ شہر سے 4 کلومیٹر دور سرنا میں 4 راشٹریہ رائفلز کے بٹالین ہیڈ کوارٹر کے اندر ایک گرینیڈ کو سنبھال رہے تھے جوان کے ہاتھ میں پھٹ گیا۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ میں دو فوجی اہلکار شدید طور.....106

سرینگر کے عیدگاہ میں زبردست آتشزدگی کئی مکانات کو نقصان

سرینگر/03 جولائی//

عیدگاہ سرینگر میں آگ کی ایک اور بھیانک واردات میں ایک اور مسجد شریف کو شدید نقصان پہنچا ہے جبکہ اس واردات میں کئی رہائشی مکانات کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ شہر خاص کے علاقے میں ایک ہی ہفتے میں یہ آگ کی دوسری بڑی واردات ہے اس سے پہلے 24 جون کو بہوری کدل سرینگر میں بازار مسجد سمیت درجنوں رہائشی ڈھانچے اور دکانات خاکستر ہو گئے تھے۔ دریں اثناء اسی طرح کی اور اور آگ کی واردات میں گزشتہ روز اننت ناگ میں ایک درجن کے قریب دکانات اور چھ مکانات خاکستر ہو گئے ہیں اس طرح سے ایک ہی ہفتے میں کروڑوں روپے کی املاک آگ کی وارداتوں میں تباہ ہو گئیں۔ وائس آف.....107

فوجی سربراہ کا عہدہ سنبھالنے کے محض دو دن بعد

جنرل اوپیندر دیویدی جموں وارد، پونچھ اور راجوری سیکٹر کا تفصیلی دورہ کیا

سرینگر/03 جولائی//

ملک کے نئے فوجی سربراہ کا عہدہ سنبھالنے کے ایک روز بعد فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دیویدی ہنگامی دورے پر جموں وارد ہوئے جس دوران انہوں نے پونچھ اور راجوری خطے کے سرحدی علاقوں کا دورہ کر کے وہاں سیکورٹی صورتحال کا جائزہ لیا۔ سی این آئی کے مطابق فوجی سربراہ جنرل اوپیندرا دیویدی دیگر افسران کے ہمراہ ہنگامی دورے پر بدھ کو جموں پہنچ گئے جس کے بعد انہوں نے پونچھ اور راجوری خطے میں لائن آف کنٹرول کے مختلف سیکٹروں کا دورہ کر کے سیکورٹی اور آپریشنل تیاریوں کا بھی جائزہ لیا اور وہاں تعینات فوجی اہلکاروں سے.....108

5500 امرناتھ یاتریوں پر مشتمل تازہ قافلہ کشمیر وارد

گزشتہ چار روز کے دوران 74 ہزار سے زائد یاتری گپھا کی درشن کر کے فیضیاب

سرینگر/03 جولائی//

سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ سالانہ امرناتھ یاترا جاری ہے اور 55 سو یاتریوں پر مشتمل تازہ جتھا گپھا کی درشن کیلئے جموں بیس کیمپ سے وادی کی جانب روانہ ہو گیا ہے۔ ادھر 29 جون سے شروع ہوئی امرناتھ یاترا میں اب تک 74 ہزار سے زائد یاتری گپھا کی درشن کیلئے کشمیر پہنچ گئے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق سخت ترین سیکورٹی حصار کے ساتھ سالانہ.....109

بیداری پروگرام کے باوجود سڑکوں پر موت کا خونین رقص جاری

گزشتہ پانچ ماہ کے دوران جموں و کشمیر کی سڑکوں پر 3182 سڑک حادثات رونما

سرینگر/03 جولائی//

جموں کشمیر کی سڑکوں پر موت کا خونین رقص جاری ہے اور اس بات کا انکشاف ہو گیا ہے کہ گزشتہ پانچ ماہ کے دوران 346 افراد حادثات میں لقمہ اجل بن گئے ہیں جس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ میں روزانہ اوسطاً دو اموات درج ہو رہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق سڑک حادثات کے روکتھام کیلئے بیداری پروگراموں کے باوجود بھی جموں کشمیر کی سڑکوں پر موت کا.....110

سمارٹ میٹر والے صارفین کی پری پیڈ موڈ میں

منتقلی آخری مرحلے میں، کام شد و مد سے جاری

سرینگر/03 جولائی//

سمارٹ میٹر والے صارفین کی پری پیڈ موڈ میں منتقلی آخری مرحلے میں ہے اور پوسٹ پیڈ پر واپس جانے کا کوئی امکان نہیں ہے کا اعلان کرتے ہوئے کشمیر پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشن لمیٹڈ نے کہا کہ 1.22 لاکھ صارفین پہلے ہی اس سسٹم میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق کشمیر پاور ڈسٹری بیوشن کارپوریشن لمیٹڈ (کے پی ڈی سی ایل) نے ان خبروں کو یکسر مسترد کیا ہے جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ سمارٹ میٹر والے صارفین کو پری پیڈ سے واپس پوسٹ پیڈ موڈ میں تبدیل کیا جائے گا اور کہا کہ ان خبروں میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کے پی ڈی سی ایل ترجمان کی جانب سے جاری کردہ بیان.....111

وادی کشمیر کو خطہ پیر پنچال سے جوڑنے والا تاریخی مغل روڈ سیاحوں کی پسند

بنیادی سہولیات کی فقدان کے باعث سیاح اور مقامی لوگ انتظامیہ سے ناراض

سرینگر/03 جولائی//

وادی کشمیر کو خطہ پیر پنچال سے جوڑنے والا تاریخی مغل روڈ ان دنوں سیاحوں کی پسند بن چکی ہے تاہم سہولیات کی فقدان کے باعث سیاح اور مقامی لوگوں ناراض ہے۔ سی این آئی کو نمائندے پرویز وانی نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ تاریخی مغل روڈ پر ٹریفک کا بہت زیادہ رش دیکھنے میں آ رہا ہے کیونکہ روزانہ سینکڑوں سیاح اس کے ساتھ واقع قدرتی مقامات کا دورہ کرتے ہیں تاہم وہاں بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کے باعث مقامی لوگوں اور سیاحوں کو پریشانیوں کا سامنا ہے۔ بنیادی سہولیات کی عدم دستیابی کے خلاف مقامی لوگوں اور سیاحوں نے شدید ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے اس معاملہ کی جانب توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ سیاحوں کو کافی پریشانیاں درپیش ہوتی ہے۔ ایک مقامی ڈرائیور نے.....112

سوپور میں 18 سالہ نوجوان ڈوب کر لقمہ اجل

سرینگر/03 جولائی//

شدید گرمیوں کے ایام میں غرقابی کے واقعات میں اضافہ کے بیچ شمالی قصبہ سوپور میں ایک نوجوان نہر میں ڈوب کر لقمہ اجل بن گیا۔ سی این آئی کو نمائندے نے تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ سوپور کے نالہ پہرو میں گرمی کی شدت سے نجات پانے کے دوران ایک نوجوان غرقاب ہو کر لقمہ اجل بن گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق ایک نوجوان نے.....113

ہاتھرس حادثہ؛ مرنے والوں کی تعداد 121 ہو گئی

مرنے والوں میں 114 خواتین بھی شامل، بھگدڑ سے 28 افراد زخمی

سرینگر/03 جولائی//

اتر پردیش میں ہاتھرس ضلع کے سکندر راؤ علاقے میں منگل کو ایک ستسنگ پروگرام کے دوران بھگدڑ سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 121 ہو گئی ہے، جب کہ 35 ہاتھرس، آگرہ اور علی گڑھ کے اسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ مرنے والوں میں سے 19 کی شناخت ابھی باقی ہے جب کہ 28 زخمیوں کی شناخت ہو چکی ہے۔ مرنے والوں میں 114 خواتین بھی شامل ہیں۔ ادھر چیف منسٹر.....114

بچے کی دودھ کی بوتل میں پلاسٹک کے لاکھوں ذرات ہو سکتے ہیں

لندن: سائنسدانوں نے خبردار کیا ہے کہ بچوں کو دودھ پلانے والی پلاسٹک کی بوتلوں کو اگر زور سے ہلایا جائے تو اس عمل میں بھی پلاسٹک کے لاکھوں ذرات دودھ میں چلے جاتے ہیں جو آخر کار نومولود کے جسم میں پہنچ جاتے ہیں۔ مثلاً اگر ایک لیٹر پاؤڈر والے دودھ کو بوتل میں ہلایا اور ملایا جائے تو دس سے چالیس لاکھ باریک ذرات بھی دودھ میں شامل ہوجاتے ہیں۔ تاہم اب تک یہ ثابت نہیں ہوسکا کہ خردبینی پلاسٹک بچے کے لیے مضر ہوسکتی ہیں یا نہیں۔ ٹرینیٹی کالج ڈبلن کے سائنسداں جان بولینڈ کہتے ہیں کہ بچوں کی بوتلیں پولی پروپائلین پلاسٹک سے بنی ہوتی ہیں اور 69 فیصد بوتلیں اسی قسم کے پلاسٹک پر مشتمل ہوتی ہیں۔ پلاسٹک کے ذرات کے لیے انہوں نے کچھ تجربات کئے۔ پہلے نئی فیڈر بوتلیں خریدیں اور انہیں دھو کر خشک کیا گیا۔ پھر اس میں صاف پانی ڈالا گیا اور پانی کو 70 سینٹی گریڈ پر گرم کیا گیا تھا۔ کیونکہ دودھ فارمولہ بنانے کے لیے پانی کو اسی درجہ حرارت تک گرم کیا جاتا ہے۔ انہوں نے بوتل کو ہلایا تو ایک لیٹر پانی میں پلاسٹک کے چالیس لاکھ ذرات نوٹ کئے گئے۔ اس کے بعد ماہرین نے فارمولہ دودھ تیار کیا اور اس میں بھی پلاسٹک کے اتنے ہی ذرات نوٹ کئے گئے۔ ماہرین نے کہا ہے کہ اس طرح پلاسٹک کی بہت بڑی مقدار دودھ یا کسی بھی مائع میں شامل ہوجاتی ہے۔ لیکن پلاسٹک کے یہ ذرات بہت باریک ہوتے ہیں۔ جان بولینڈ کہتے ہیں کہ پلاسٹک کی بوتلیں اور دیگر اشیا دھیرے دھیرے گھلتی ہیں اور ان میں ذرات خارج ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ یہ ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ یہاں تک کہ بوتل کو ہلانے سے بھی پلاسٹک کے لاکھوں ذرات خارج ہوتے ہیں جو ایک حیرت انگیز امر ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق ابھی یہ جاننا ضروری ہے کہ آیا یہ ذرات کس قدر نقصان دہ ہیں۔ تب تک ان کا مشورہ ہے کہ بچوں کا دودھ کسی دھاتی برتن میں گرم کرلیں یا فارمولہ بنالیں۔ اس کے بعد ہلا کر اسے بوتل میں ڈال کر بچے کو پلایا جائے۔

بچوں کے مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے کا آسان نسخہ

سرسبز مقامات پر کھیلنا بچوں کے مدافعتی نظام کو مضبوط بنانے میں مدد دیتا ہے۔ یہ بات ایک نئی تحقیق میں سامنے آئی جس میں بتایا گیا کہ جب بچے گھر سے باہر کسی سرسبز مقام پر کھیلتے ہیں تو ایک ماہ کے اندر ہی ان کا مدافعتی نظام بہتر ہوجاتا ہے۔ محققین کا ماننا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ گھر سے باہر کھیلنے سے بچوں کی جلد اور معدے میں متعدد اقسام کے جراثیم آجاتے ہیں۔ مغربی ممالک میں آٹو امیون امراض کی شرح بڑھ رہی ہے جس میں جسمانی مدافعتی نظام صحت مند خلیات پر حملہ آور ہوجاتا ہے۔ ان بیماریوں میں دمہ، چنبل، ذیابیطس ٹائپ ون اور دیگر شامل ہیں اور اس کی ایک ممکنہ وجہ صفائی کا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے۔ اس کے نتیجے میں بچوں کا سامنا بہت کم جراثیموں سے ہوتا ہے اور ان کا مدافعتی نظام زیادہ مضبوط نہیں ہوتا بلکہ اس کی جانب سے غلطیوں کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ ماضی میں تحقیقی رپورٹس میں متعدد اقسام کے جراثیموں سے رابطے اور زیادہ فعال مدافعتی نظام کے درمیان تعلق موجود ہے، مگر یہ پہلی تحقیق ہے جس میں بتایا گیا کہ بچوں کے ماحول میں تبدیلی اور مضبوط مدافعتی نظام کے درمیان تعلق موجود ہے۔ محققین کا کہنا تھا کہ ان کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ مدافعتی نظام کی تشکیل کو بہتر بنانا ممکن ہے اور وہ بھی شہروں میں سادہ تبدیلیوں سے۔ فن لینڈ کے نیچرل ریسورسز انسٹیٹوٹ کی اس تحقیق میں 2 شہروں کے 75 افراد کو شامل کیا گیا۔

کیا فیس ماسک کا استعمال کورونا وائرس سے سو فیصد تحفظ فراہم کرتا ہے؟

فیس ماسک کا استعمال ہوا میں موجود نئے کورونا وائرس کے ذرات سے تحفظ فراہم کرسکتا ہے مگر اس خطرے کو مکمل طور پر ختم نہیں کرتا۔ یہ دعویٰ جاپان میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آیا۔ ٹوکیو یونیورسٹی کی اس تحقیق کے لیے ایک محفوظ چیمبر تعمیر کیا گیا تھا جہاں پتلوں کے چہروں کو ایک دوسرے کے سامنے رکھا گیا۔ ایک سر پر فیس ماسک پہنایا گیا جو انسانوں کی طرح سانس لینے کی نقل کر رہا تھا جبکہ دوسرا سر کھانسی کے ذریعے کورونا وائرس کے حقیقی ذرات خارج کر رہا تھا۔ محققین نے دریافت کیا کہ کاٹن سے بنا فیس ماسک پہننے سے کورونا وائرس سے ہونے والی بیماری کووڈ 19 میں مبتلا ہونے کا خطرہ بغیر ماسک کے مقابلے میں 40 فیصد تک کم کر دیتا ہے۔ اس کے مقابلے میں این 95 ماسک 90 فیصد تک وائرل ذرات کو بلاک کر دیتا ہے مگر پھر بھی کچھ ذرات آرپار ہوسکتے ہیں۔ محققین نے جب کھانسی والے چہرے پر کاٹن اور سرجیکل ماسکس کو پہنایا تو وائرس 50 فیصد سے زائد ذرات بلاک ہوگئے۔ محققین کا کہنا تھا کہ وائرس پھیلانے والے اور اسے موصول کرنے والے ماسک پہنتے ہیں تو یہ بیماری کے پھیلاؤ کے لیے زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔ ماہرین کی جانب سے مسلسل اس خدشے کا اظہار کیا جارہا ہے کہ کورونا وائرس ہوا کے ذریعے بھی پھیل سکتا ہے اور امریکا کے یو ایس سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینٹیشن (سی ڈی سی) نے بھی حال ہی میں اپنی گائیڈ لائنز پر نظر ثانی کرتے ہوئے،

ہائی بلڈ پریشر دل کی بیماریاں اور موت کا خطرہ بڑھا دیتا ہے، ماہرین صحت

کراچی: عوام میں بلند فشار خون یا ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے ہونے والے صحت کے سنگین خطرات کے بارے میں آگاہی دینے کی فوری ضرورت ہے۔ ڈاؤ میڈیکل کالج میں منعقدہ تقریب میں گفتگو کرتے ماہرین کے مطابق آج کل یہ طبی کیفیت بہت عام ہوگئی ہے اور مریض عموماً اس وقت ہسپتالوں کا رخ کرتے ہیں جب انہیں یہ بیماری ہوچکی ہوتی ہے۔ تقریب کا انعقاد روتھ فاؤ سول ہسپتال کراچی کے شعبہ امراض قلب اور پاکستان ہائپر ٹینشن لیگ نے مشترکہ طور عالمی یوم بلند فشار خون کے سلسلے میں کیا تھا۔ سالانہ تھیم عالمی یوم بلند فشار خون سے آغاز کرتے ہوئے شعبہ امراض قلب کے سربراہ پروفیسر نواز لاشاری نے کہا کہ یہ بلڈ پریشر کی پیمائش کرنے اور اسے کنٹرول کرنے سے متعلق ہے جس سے لوگوں کو طویل صحت مند زندگی گزارنے میں مدد ملتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ادویات کے بغیر بھی خطرات کو کم کیا جاسکتا ہے جس میں نمک اور چینی کا کم استعمال، متوازن غذا، روزانہ ورزش اور کم تناؤ والی زندگی شامل ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ بلند فشار خون ایک خاموش قاتل ہے جو جسم کے متعدد اعضا بشمول گردوں اور آنکھوں کو بری طرح نقصان پہنچا سکتا ہے۔ سول ہسپتال کراچی کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (ایم ایس) پروفیسر محمد سومرو نے صوبے کے دور دراز علاقوں سے آنے والے دل کے مریضوں کے لیے ہسپتال میں مہیا کردہ سہولیات کے بارے میں بات کی اور کہا کہ ہسپتال غریب خاندانوں کی مدد کی بھرپور کوشش کرتا

درد کیا ہے؟ درد کیوں ہوتا ہے؟

درد اس ناخوشگوار احساس کا نام ہے، جس سے ہم سب واقف ہیں۔ مگر یہ احساس پیدا کیوں ہوتا ہے؟ اور کیا درد کا کوئی فائدہ بھی ہے؟ درد اس اشارے کا نام ہے، جو اعصابی نظام جسم کے کسی بھی حصے میں کسی بھی خرابی کو دیکھ کر دیتا ہے۔ یہ وہ ناخوشگوار احساس ہے، جو چبھن، تکلیف یا جلن یا خارش کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ درد عارضی یا مستقل ہوسکتا ہے، یہ جسم کے کسی خاص حصے یا تمام جسم میں ہوسکتا ہے۔ یہ تیز یا کم شدت کا ہوسکتا ہے، مگر بنیادی معاملہ ایک ہی ہے اور وہ ہے کہ کچھ گڑبڑ ہے۔ درد کا سب سے بنیادی فائدہ یہ ہے کہ یہ جسم کو لاحق کسی بھی مسئلے کا پتا چلانے میں کلیدی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اگر آپ کو درد کا احساس نہ ہو، تو ممکن ہے آپ کو خبر بھی نہ ہو اور آپ اپنے آپ کو شدید زخمی کر بیٹھیں یا آپ کو بالکل علم نہ ہو کہ کسی طبی مسئلے پر آپ کو علاج کی ضرورت ہے۔ درد کی دو بنیادی قسمیں ہیں۔ تیز اور دائمی۔ درد کی دوسری قسم دائمی درد ہے، جس کا دورانیہ طویل ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے مزید کئی مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ ایسا تو نہیں کہ ہر قسم کا درد قابل علاج ہو مگر بہت سی صورتوں میں اس کا علاج ممکن ہوتا ہے۔ اہم ترین یہی ہے کہ اس درد کی وجوہ کا سراغ لگایا جائے۔ تاہم درد کش ادویات کی مدد سے وجوہ کے علاج کے علاوہ درد سے راحت کی راہ بھی اختیار کی جاسکتی ہے۔ آپ کو درد اس وقت محسوس ہوتا ہے جب نوسی سیپٹر نامی اعصاب کسی جگہ پر کسی بافت میں نقصان کا سراغ لگاتے ہیں۔ اس نقصان سے متعلق معلومات وہ ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے دماغ کو دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر آپ کسی گرم سطح کو ہاتھ سے چھوئیں، تو اعصاب ریڑھ کی ہڈی کے ذریعے دماغ کو اطلاع دیں گے، اس کے جواب میں دماغ سے فوری طور پر پٹھوں کو حکم جاری ہوگا کہ وہ سکڑیں، یعنی ہاتھ اس گرم سطح سے دور ہوجائے گا، اس طرح جسم کو کم سے کم نقصان ہوتا ہے۔ یہ ردعمل اتنا تیز رفتار ہوتا ہے کہ درد کا احساس دماغ تک پہنچنے سے پہلے پہلے ہی دماغ ہاتھ کو گرم سطح سے ہٹا چکا ہوتا ہے، تاہم یہ درد کا پیغام یا یہ ناخوشگوار احساس بعد میں محسوس ہوتا رہتا ہے۔ اعصاب سے ایسے پیغامات کا اجرا، ریڑھ کی ہڈی کو ان پیغامات کی ترسیل اور دماغ تک ان پیغامات کا پہنچنا، مستعدی کے اعتبار سے مختلف افراد میں درد کے مختلف احساسات کا موجب ہوتے ہیں۔ تیز درد عموماً فوری طور پر پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ کوئی بیماری، کوئی زخم یا کوئی سوزش ہوسکتی ہے۔ ایسا درد عموماً تشخیص کرلیا جاتا ہے اور اس کا علاج ہوجاتا ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ تیز درد عمومی حالات میں بہت طویل دورانیے پر محیط نہیں ہوتا۔ مگر یہ ممکن ہے کہ یہ دائمی درد میں تبدیل ہوجائے۔ درد حقیقت میں کہیں وجود نہیں رکھتا بلکہ اعصاب کے ذریعے دماغ تک پہنچنے والی معلومات کی چھان بین کا نام ہے۔ دماغ اس معلومات کی بنا پر یہ طے کرتا ہے کہ درد کتنا ہونا ہے یعنی اگر آپ کی ٹانگ ٹوٹتی ہے یا بازو پر چوٹ لگتی ہے،

چائے، بیریاں اور سیب بلڈ پریشر کم کرنے میں مؤثر

لندن: دنیا بھر میں آبادی کا بہت بڑا حصہ بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) کا شکار ہے اور اس کے تدارک کے لیے چائے، مختلف بیریاں اور فلے وینول نہایت موثر ثابت ہوسکتے ہیں۔ دنیا بھر میں بلڈ پریشر قابو میں رکھنے کے لیے غذاؤں کا سہارا لیا جاتا ہے جسے اب باقاعدہ ایک علم کا درجہ حاصل ہوچکا ہے۔ اسے ڈائیٹری اپروچ تو اسٹاپ ہائپرٹینشن یا ڈیش کہا جاتا ہے۔ لیکن اب ماہرین کا خیال ہے کہ ڈیش کی لمبی چوڑی غذاؤں کو کھانے کی بجائے اگر سیب اور چائے کا استعمال بڑھایا جائے تو اس کا افاقہ بھی ہوسکتا ہے۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے ماہرین نے کہا ہے کہ فلے وینول جادوئی اثرات رکھتے ہیں اور ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تحقیق سائنٹفک رپورٹس کی تازہ اشاعت میں چھپی ہیں جس میں ہزاروں افراد کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ اگرچہ ڈیش میں سبزیوں اور پودوں کا استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس ضمن میں نیا سروے بھی کیا گیا ہے۔ یہ سروے برطانیہ میں کیا گیا ہے جس میں 25618 افراد کو شامل کیا گیا ہے۔ اس سروے میں لوگوں کی عمر، عادات، ورزش، غذائی ترجیحات کو نوٹ کیا گیا۔ ان سے چائے اور سیب کے استعمال کا پوچھا گیا اور اس دوران پیشاب کے ٹیسٹ میں فلے وینولز کا اخراج بھی نوٹ کیا گیا۔ پھر اس مقدار کا بلڈ پریشر سے تعلق بھی نوٹ کیا گیا۔ سائنسدانوں نے ایک دلچسپ بات نوٹ کی کہ جن افراد میں فلیوونول کی مقدار زیادہ تھی ان کا بلڈ پریشر دیگر کے مقابلے میں قدرے کم نوٹ کیا گیا۔ یہ کمی دو سے چار یونٹ کم تھی۔ اس سے اہم بات یہ معلوم ہوئی کہ جیسے ہی ہائی بلڈ پریشر والے مریضوں میں فلے وینول کی مقدار بڑھائی گئی تو ان کا بلڈ پریشر بھی دھیرے دھیرے نارمل ہوتا گیا۔ یونیورسٹی آف ریڈنگ کے سائنسداں گنٹر کونلے اور ان کے ساتھیوں نے یہ سروے کیا ہے فلے وینول دل کے لیے بھی مفید ہے۔ ان کے مطابق فلیوونول کی بلند مقدار چائے، سیب اور بیریوں میں پائی جاتی ہے تاہم کافی میں اس کی مقدار کم ہوتی ہے۔ بعض اقسام کا چاکلیٹوں میں بھی فلیوونول پایا جاتا ہے۔

قدیم طبی روایات کی اہمیت سے انکار کیوں؟

تجسس سے تحقیق، تحقیق سے تبدیلی اور تبدیلی سے نئے زاویے، نئے راستے اور نئی جہات سامنے آتی ہیں۔ زندگی کی تمام تر خوبصورتی، چاشنی، دلکشی کا دارو مدار اسی تجسس، تحقیق اور مسلسل تبدیلی پر ہے۔ ابتدائے انسان سے لے کر آج تک لاتعداد تغیر و تبدل معرض وجود میں آتے رہے اور وقت کی تیز رفتاری کے بہاؤ میں صفحۂ ہستی سے مٹتے گئے لیکن فطرت کے ٹھوس شواہد اور انمٹ مظاہر آج بھی اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ اپنا آپ منوا رہے ہیں۔ فطرت کا سب سے بڑا ثبوت انسانی وجود ہے جسے خالق کائنات نے ''یقیناً ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے'' کے اعلان کے ساتھ اشرف المخلوقات کے مقام پر فائز کیا۔ ماہرین کے مطابق انسانی وجود چار عناصر مٹی، پانی، آگ اور ہوا کے مرکب سے تخلیق کیا گیا ہے۔ ہر عنصر اپنی الگ خاصیت اور پہچان کا حامل ہے۔ مٹی خشک، پانی سرد، آگ گرم اور ہوا تر مزاج کے خواص کے ساتھ جانے جاتے ہیں۔ انہی عناصر کے مزاج کی رو سے طبی ماہرین نے اخلاط اخذ کرتے ہوئے سودا، بلغم، صفراء اور خون کو بدن انسانی کے مرض و صحت کے ساتھ جوڑا ہے۔ کائنات کی تخلیق میں شامل عناصر کی رو سے ہر مخلوق کا مزاج گرمی، سردی، خشکی اور تری کے خواص کا حامل مانا جاتا ہے۔ چرند، پرند، حشرات الارض، حیوان، انسان، جمادات، ونباتات، معدنیات، آبی مخلوقات، اجناس، پھلوں، پھولوں، سبزیوں، ترکاریوں، اور چاند ستاروں میں بھی انہی مزاجوں (گرمی، سردی، تری اور خشکی) کا تناسب کارفرما ہے۔ جدید میڈیکل سائنس کی دریافتوں اور ایجادات سے پہلے کا انسان اپنی خاندانی روایات کی پیروی کرتے ہوئے زندگی کے ہر شعبے میں کامیاب اور خوشحال رہا ہے۔ موسمی تقاضوں کے مطابق لباس، خوراک، طرز رہن سہن اور روزمرہ معمولات اختیار کر کے وہ گرمی و سردی کی شدت اور دوسرے رونما ہونے والے ماحولیاتی عوامل سے محفوظ و مامون چلا آ رہا ہے۔ ہر دور کا انسان دستیاب طبی سہولیات کا استعمال کرتے ہوئے طویل العمری کے ساتھ صحت مند توانا اور مضبوط زندگی سے لطف اندوز ہوتا آیا ہے۔ بدلتے وقت کے بدلتے تقاضوں کے عین مطابق زمانے کے باشعور اور سمجھدار افراد لباس اور خوراک کے انتخاب، طرز رہن و سہن اور روزمرہ معمولات گزارنے کے لیے عام انسان کی رہنمائی کرتے رہے۔

جب خون کا دباؤ بڑھ جائے۔۔۔

''ڈاکٹر صاحب! میرا بلڈ پریشر چیک کریں، بلڈ پریشر زیادہ ہوگیا ہے، اس بلڈ پریشر نے تو مجھے چکرا دیا ہے۔'' جنرل پریکٹس میں اس طرح کی باتیں عام سننے کو ملتی ہیں۔ خون ہمارے جسم میں ایک خاص دباؤ کے تحت گردش کرتا ہے، جس سے زندگی رواں دواں رہتی ہے، اگر مختلف وجوہات کی بنا پر اس کے دباؤ یا پریشر میں اضافہ ہوجائے تو پھر انسان ہائی بلڈ پریشر یا بلند فشار خون کا شکار ہوجاتا ہے، جو انسان کو واقعی چکرا کر رکھ دیتا ہے۔ اس کی بڑی وجوہات میں گردوں کی بیماری، کچھ ہارمون وغیرہ کی زیادتی یا پھر آج کل کے ماڈرن دور کی الجھنیں اور پریشانیاں ہوسکتی ہیں۔ زیادہ غصے اور پریشانی کی حالت میں بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کسی بھی عمر میں ہوسکتا ہے، جس خاندان میں ایک آدمی کو یہ تکلیف ہو وہاں دوسروں میں بھی یہ ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ سگریٹ پینے والوں اور نشہ کرنے والوں میں اس کا احتمال زیادہ ہوتا ہے، دوران حمل بھی بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ جب خون کا دباؤ بڑھتا ہے تو اس کی بڑی علامات سر چکرانا، سر درد اور پیشاب کا بار بار آنا شامل ہیں، مگر اکثر اوقات ہائی بلڈ پریشر میں کوئی خاص علامات نہیں ہوتیں یا پھر یہ جس بیماری کی وجہ سے ہو، اس کی علامات ہوسکتی ہیں، بلڈ پریشر کی صحیح تشخیص کے لیے کسی اچھے ڈاکٹر سے مشورہ کرنا بہت ضروری ہے، مختلف عمروں میں نارمل بلڈ پریشر کی Reading مندرجہ ذیل لیول تک ہوسکتی ہے: ہائی بلڈ پریشر کوئی خاص مسئلہ نہیں اس سے بالکل گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ زندگی کو ایک خاص نہج پر لا کر اور تھوڑا سا باقاعدہ بنا کر ہائی بلڈ پریشر پر آسانی سے قابو پایا جاسکتا ہے۔ مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں اور بلڈ پریشر اور بعض دوسری بیماریوں سے بچیں۔ پریکٹس میں یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ جو لوگ اللہ پر پورا یقین رکھتے ہیں اور دن میں پانچ بار خضوع و خشوع سے اس کی بارگاہ میں جھکتے ہیں، وہ کبھی ذہنی تناؤ یا دباؤ کا شکار نہیں ہوتے اور ان کا بلڈ پریشر بھی کنٹرول رہتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ دنیاوی و اخروی نجات کے لیے اللہ پر بھروسہ کریں اور پنج وقتہ نماز کے فرض کی ادائیگی اور پابندی کو معمول زندگی بنائیں۔ ہر کام توجہ، دھیان، یکسوئی اور صبر کے ساتھ کریں، کوئی بھی کام شروع کرنے سے پہلے اللہ سے مدد مانگیں اور جب ایک کام کا تہیہ کرلیں تو پوری دل جمعی سے اس میں جت جائیں اور پریشانیوں اور تفکرات کو ذہن سے نکال دیں۔ اس سے زندگی میں ٹھہراؤ آئے گا، اور بلڈ پریشر بڑھنے جیسی مصیبتوں سے بھی جان چھوٹے گی۔

اب سزا نہیں لوگوں کو انصاف ملے گا/ امت شاہ

ویب ڈیسک//
ملک میں فوجداری نظام انصاف میں بڑی تبدیلی کرتے ہوئے پیر سے 3 نئے قوانین کا نفاذ کردیا گیا ہے۔ جہاں اپوزیشن نئے قوانین پر حملے کر رہی ہے۔ وہیں حکمران جماعت اس کے فائدے بتا رہی ہے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے پیر کے روز کہا کہ نوآبادیاتی قانون کا دور اب ختم ہو چکا ہے۔ اب ملک میں سزا کے بجائے انصاف ہوگا۔ تاخیر کے بجائے تیزی سے سماعت ہوگی۔ بغاوت کا قانون بھی ختم کردیا گیا ہے۔ وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا،" میں ملک کے لوگوں کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ آزادی کے 77 سال بعد، فوجداری انصاف کا نظام (Criminal Justice System) اب پوری طرح سے مقامی ہو رہا ہے اور ہندوستانی اقدار کی بنیاد پر چلے گا۔ ان قوانین پر 75 سال بعد غور کیا گیا۔" ان کا مزید کہنا تھا کہ آج سے جب یہ قوانین نافذ ہو گئے ہیں تو دیرینہ نوآبادیاتی قوانین کو ختم کردیا گیا ہے اور ہندوستانی پارلیمنٹ میں بنائے گئے قوانین کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے۔ ملک میں سزا کی جگہ انصاف لے گا۔ تاخیر کے بجائے اب عوام کو تیز ٹرائل اور فوری انصاف ملے گا۔ پہلے صرف پولیس کے حقوق کا تحفظ کیا جاتا تھا، لیکن اب متاثرین اور شکایت کنندگان کے حقوق کا بھی تحفظ کیا جائے گا۔ سیڈیشن قانون کے خاتمے کے بارے میں بات کرتے ہوئے، امت شاہ نے کہا،" غداری ایک قانون تھا جو انگریزوں نے اپنی حکمرانی کے تحفظ کے لئے بنایا تھا۔ مہاتما گاندھی، تلک اور سردار پٹیل...... ان سب کو اس قانون کے تحت 6-6 سال کی سزا ہوئی تھی۔ اس قانون کے تحت کیسری پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ لیکن اب ہم نے بغاوت کے قانون کو ختم کر دیا ہے اور اس کی جگہ ملک دشمن سرگرمیوں کے لیے ایک نئی دفعہ لگا دی ہے۔ نئے قوانین سے متعلق اپوزیشن کی طرف سے کئے جا رہے حملے پر وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ اپوزیشن کے کچھ دوست اس ضابطہ سے متعلق میڈیا کے سامنے مختلف باتیں رکھ رہے ہیں کہ ابھی ٹریننگ نہیں ہوئی ہے، بحث نہیں ہوئی ہے۔ جبکہ سچائی یہ ہے کہ لوک سبھا میں 9 گھنٹے 34 منٹ تک بحث ہوئی، جس میں 34 اراکین نے حصہ لیا۔ اسی طرح راجیہ سبھا میں 7 گھنٹے 10 منٹ تک بحث ہوئی، جس میں 40 اراکین نے حصہ لیا۔ قوانین کو نافذ کرنے سے پہلے ہونے والی بحث پر وزیر داخلہ امت شاہ نے کہا کہ ملک کی آزادی کے بعد کسی قانون کو منظور کرنے کے لئے اتنی لمبی بحث نہیں ہوئی ہے۔ اس قانون پر 4 سال تک غور کیا گیا اور اگر اب بھی آپ کو کچھ کہنا ہے تو آپ ضرور آئیں، میں سننے کو تیار ہوں، لیکن براہ کرم ان نئے قوانین کو عوام کی خدمت کا موقع دیں۔ انصاف بروقت ملے گا تو ملک کو فائدہ ہوگا۔ نئے قانون کے بارے میں، کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق مرکزی وزیر پی چدمبرم نے پیر کو مرکزی حکومت پر تنقید کی اور کہا کہ یہ موجودہ قوانین کو منہدم کرنے کی کوشش ہے اور بغیر کسی بحث کے ان کی جگہ تین نئے قانون لانے کی کوشش سے متعلق ایک اور مثال ہے۔

ہندوستان نے 2024 میں ایک لاکھ پیٹنٹ جاری کیے/ پیوش گوئل

حیدر آباد// ہندوستان میں دیے گئے پیٹنٹ کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ ہندوستان نے 2024 میں تقریباً ایک لاکھ پیٹنٹ جاری کیے، دس سال پہلے یہ سالانہ صرف 6000 تھا۔ مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے اتوار کو تلنگانہ کے حیدر آباد میں صنعت کے رہنماؤں اور اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ایک آؤٹ ریچ پروگرام کے دوران روشنی ڈالی۔ وزیر نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ موجودہ حکومت بدعنوانی سے پاک ہندوستان کے لیے پرعزم ہے اور حکومت سرکاری خدمات حاصل کرنے کے لیے سرکاری دفاتر میں جانے کی ضرورت کے کسی بھی امکان کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا، دس سال پہلے، آئی پی آر (انٹیلیکچول پراپرٹی رائٹس) کا دفتر 6,000 پیٹنٹ دیتا تھا۔ پچھلے سال، انہوں نے ایک لاکھ پیٹنٹ جاری کیے۔ مرکزی وزیر گوئل نے مزید کہا،" پی ایم مودی نے اکثر اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ ان کی حکومت بدعنوانی سے پاک ہندوستان کے لیے پرعزم ہے اور یہ اس سمت میں ایک کوشش ہے کہ کسی کو بھی سرکاری دفاتر میں جانے کی ضرورت کے امکان کو ختم کیا جائے۔ سب کچھ آن لائن ہوگا۔ مسائل آن لائن بھی حل ہو جائیں گے۔ وزیر نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ' انویسٹ انڈیا اب تجارت اور سرمایہ کاری دونوں پر توجہ مرکوز کرنے والا ہے اور یہ اب صرف غیر ملکی سرمایہ کاروں کی حمایت نہیں کرے گا۔ اب اس کے مینڈیٹ کو وسعت دی جا رہی ہے تاکہ گھریلو صنعت اور گھریلو تجارت کو بھی انویسٹ انڈیا کی خدمات استعمال کرنے کا موقع ملے انویسٹ انڈیا ایک قومی سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور سہولت فراہم کرنے والی ایجنسی ہے جو ہندوستان میں سرمایہ کاری کے مواقع اور اختیارات تلاش کرنے والے سرمایہ کاروں کی مدد کرتی ہے۔ پیوش گوئل نے اسٹیک ہولڈرز سے تجارت کے مسائل، برآمدات یا درآمد کے مسائل، اور ان مسائل کے لیے جب ہندوستانی اپنی زمین میں سرمایہ کاری کر رہے ہیں، انویسٹ انڈیا کے ساتھ مشغول ہونے کے لیے تجاویز کی درخواست کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ سب کی طرف سے شرکت کے اس نقطہ نظر پر عمل کرنے سے یہ تجارت اور سرمایہ کاری سے متعلق تمام مسائل کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں اور کاروباری افراد اور کاروباری افراد کے درمیان ایک قسم کا راستہ بن جائے گا۔ تجارت کی ہموار سہولت اور کلیئرنس کے لیے، وزیر نے بتایا کہ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فارن ٹریڈ کے دفتر میں تمام کام آن لائن موڈ میں منتقل کیے جائیں گے۔

گلوبل انڈیا اے آئی سمٹ 2024 نئی دلی میں 3 جولائی سے

نئی دلی//مصنوعی ذہانت (اے آئی)کی ذمہ دارانہ ترقی، تعیناتی، اور اپنانے کے لیے حکومت ہند کے غیر متزلزل عزم کا اعادہ کرتے ہوئے، الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت نئی دہلی میں 3 اور 4 جولائی 2024 کو عالمی انڈیا اے آئی سمٹ کا انعقاد کر رہی ہے۔ سربراہی اجلاس کا مقصد تعاون اور علم کے تبادلے کو فروغ دینا ہے، جو اے آئی ٹیکنالوجیز کی اخلاقی اور جامع ترقی کی سمت میں ہندوستان کی عہد بندی کو اجاگر کرتا ہے۔ سربراہی اجلاس سائنس، صنعت، سول سوسائٹی، حکومتوں، بین الاقوامی تنظیموں، اور تعلیمی اداروں کے سرکردہ بین الاقوامی اے آئی ماہرین کو اے آئی کے اہم مسائل اور چیلنجوں پر بصیرت کا اشتراک کرنے کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرے گا۔ یہ تقریب اے آئی کی ذمہ دارانہ ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے حکومت ہند کی لگن کو اجاگر کرتی ہے، عالمی سطح پر آئی اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون اور علم کے تبادلے کو فروغ دیتی ہے۔ گلوبل انڈیا اے آئی سمٹ 2024 کے ذریعے، ہندوستان خود کو اے آئی اختراع میں ایک عالمی رہنما کے طور پر قائم کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ اے آئی کے فوائد سب کے لیے قابل رسائی ہوں اور ملک کی سماجی و اقتصادی ترقی میں اپنا حصہ ڈالیں۔ مصنوعی ذہانت پر گلوبل پارٹنرشپ (جی پی اے آئی) کے مرکزی سربراہ کے طور پر، ہندوستان محفوظ اور قابل اعتماد اے آئی کے لیے جی پی اے آئی کے عزم کو آگے بڑھانے کے لیے رکن ممالک اور ماہرین کی میزبانی بھی کرے گا۔ انڈیا اے آئی مشن کا مقصد ایک جامع ماحولیاتی نظام بنانا ہے جو کمپیوٹنگ تک رسائی کو جمہوری بنا کر، ڈیٹا کے معیار کو بڑھا کر، اور مقامی اے آئی صلاحیتوں کو فروغ دے کر، اعلیٰ اے آئی ٹیلنٹ کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے ساتھ ساتھ صنعت کے تعاون کو فعال کر کے، اسٹارٹ اپ رسک کیپٹل فراہم کر کے، سماجی طور پر موثر اے آئی پروجیکٹس کو یقینی بناتے ہوئے اخلاقیات کو فروغ دیتا ہے۔ اے آئی کا یہ مشن مندرجہ ذیل سات ستونوں کے ذریعے ہندوستان کے اے آئی ماحولیاتی نظام کی ذمہ دارانہ اور جامع ترقی کو آگے بڑھاتا ہے جو گلوبل انڈیا اے آئی سمٹ کا کلیدی مرکز ہوں گے۔

ایکٹ ایسٹ پالیسی کا اثر ہندوستان۔لاؤس تعلقات میں مثبت ثابت/ ایلچی

لاؤ//لاؤس میں ہندوستانی سفیر پرشانت اگروال نے لاؤس کے ساتھ دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے پر ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کے "بہت مثبت اثرات" پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے ان کے مشترکہ ثقافتی ورثے اور اسٹریٹجک ترقیاتی تعاون پر روشنی ڈالی جس کی ان کے مطابق تین اہم ستونوں پر کی گئی ہے - صلاحیت، تعمیر، تربیت اور مہارت"۔ ہندوستان اور لاؤ پی ڈی آر کے درمیان دیرینہ مذہبی، ثقافتی اور عوام کے درمیان روابط ہیں جو تاریخ میں بہت پیچھے ہیں۔ سفیر اگروال نے خبر رساں ایجنسی کو بتایا، "لاؤ پی ڈی آر کے ساتھ ہمارے تعلقات تہذیبی ہیں۔ ہمارے تاریخی طور پر بہت قریبی تعلقات ہیں، جن کی بنیاد بدھ مت کے تبادلے اور لاؤس کی مقبول ثقافت میں رامائن کے پھیلاؤ سے ہے۔ ترقیاتی شراکت داری پر بات کرتے ہوئے، سفیر اگروال نے زور دیا، "لاؤس کے ساتھ ہماری ترقیاتی شراکت داری تین اہم ستونوں، صلاحیت کی تعمیر، تربیت اور ہنر مندی پر مبنی ہے۔ ہمارے گرانٹ کے منصوبوں میں، کوئیک امپیکٹ پروجیکٹ بھی شامل ہیں۔ مخصوص نتائج پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے نوٹ کیا" ہمارے کریڈٹ پروگراموں کی لائنوں کے نتیجے میں بجلی کی ترسیل، زراعت اور آبپاشی کے لیے مخصوص بنیادی ڈھانچے کے منصوبے سامنے آئے ہیں۔ لہذا یہ ایک کثیر جہتی شراکت داری ہے، جو مضبوط ہو رہی ہے اور بہت اچھی طرح سے ترقی کر رہی ہے۔ سب ہندوستان کی ایکٹ ایسٹ پالیسی کی مرہون منت ممکن ہوا ہے۔ ایکٹ ایسٹ پالیسی ہند-بحرالکاہل کے خطے میں پھیلے ہوئے پڑوس پر توجہ مرکوز کرتی ہے، جس کا مرکز آسیان ہے۔

ہندوستانی فوج مستقبل کے چیلنجز کے لیے تیار ہے/ جنرل اوپیندر دویدی

نئی دلی// نئے آرمی چیف کے طور پر تعینات جنرل اوپیندر دویدی نے قوم کو کسی بھی موجودہ اور مستقبل کے سکیورٹی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ہندوستانی فوج کی تیاری کا یقین دلایا ہے۔ 1.3 ملین مضبوط فورس کا چارج سنبھالنے کے ایک دن بعد خطاب کرتے ہوئے، جنرل دویدی نے فوج، بحریہ اور فضائیہ کے درمیان ہم آہنگی بڑھانے کے اپنے عزم کو اجاگر کیا۔ ساؤتھ بلاک، راسینا ہلز میں گارڈ آف آنر کا معائنہ کرنے کے بعد میڈیا سے اپنے پہلے خطاب میں، انہوں نے مقامی فوجی پیشرفت کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں قومی مفادات کے تحفظ کے لیے ہندوستانی فوج، ہندوستانی بحریہ اور ہندوستانی فضائیہ کے درمیان بہتر ہم آہنگی کے لیے کوشش کروں گا۔ یہ تبصرہ مشرقی لداخ میں چین کے ساتھ جاری سرحدی کشیدگی کے درمیان ایک نازک وقت پر آیا ہے۔ جنرل دویدی، جو پہلے آرمی کے نائب سربراہ اور شمالی کمان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں، ہندوستان بھر کے مختلف آپریشنل تھیٹرز سے وسیع تجربہ لاتے ہیں۔

ہندوستان کو 2025 میں دنیا کا سب سے بڑا میوزیم ملے گا/ مرکزی وزیر

جودھ پور// سیاحت و ثقافت کے مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیخاوت نے اتوار کو یہاں کہا کہ ہندوستان 2025 میں دہلی کے راسینا کمپلیکس کے شمالی اور جنوبی بلاکس کو دنیا کے سب سے بڑے میوزیم میں تبدیل کیا جائے گا جو فرانس کے لوور میوزیم سے تقریباً دوگنا ہوگا۔ اس مقصد کے لیے فرانس اور بھارت کے درمیان ایک معاہدے پر دستخط کیے گئے ہیں۔ سیاحت اور ثقافت کے وزیر نے کہا کہ دنیا کے سب سے بڑے میوزیم منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے موقع کا حصہ بننے پر انہیں خوش قسمتی اور فخر ہے۔ مرکزی کابینہ کے وزیر کی حیثیت سے حلف لینے کے بعد پہلی بار یہاں پہنچنے کے بعد گجیندر شیخاوت اپنے جودھپور لوک سبھا حلقہ میں میڈیا سے بات کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا، "ایک بار جب سینٹرل وسٹا کی بحالی کا منصوبہ مکمل ہو جائے گا اور 2025 میں دفاتر منتقل ہو جائیں گے، نارتھ اور ساؤتھ بلاکس کو ایک میوزیم میں تبدیل کر دیا جائے گا اور یہ دنیا کا سب سے بڑا میوزیم ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ پیرس میں لوور کے مقابلے تقریباً دوگنا سائز کا ہوگا۔ گجیندر شیخاوت نے کہا کہ مجوزہ میوزیم 5000 سال پر محیط ہندوستان کی کہانی بیان کرے گا۔ مرکزی وزیر نے یہ بھی کہا کہ عالمی ثقافتی ورثہ کمیٹی کی میٹنگ، جس میں ہندوستان ایک دستخط کنندہ ہے، ملک میں پہلی بار اگلے ماہ منعقد ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا، "مجھے یقین ہے کہ ہندوستان، جو عالمی ثقافتی ورثہ کی تعداد میں دنیا میں تیسرے نمبر پر ہے، اس بار ایک اور ہیریٹیج سائٹ حاصل کرے گا۔

بھارتی نے فوج نے پہلا دیسی چپ پر مبنی 4G موبائل بیس اسٹیشن اپنے بیڑے میں شامل کیا

نئی دلی// ہندوستانی فوج نے پہلا دیسی چپ پر مبنی 4G موبائل بیس اسٹیشن اپنے بیڑے میں شامل کیا ہے، جسے اس نے بنگلورو کی فرم سگنلٹرون سے گورنمنٹ ای۔مارکیٹ پلیس پورٹل کے ذریعے حاصل کیا تھا۔ سگنلٹرون کے بانی ہمانشو کھیمکا نے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ سیاوری ایل ٹی ای بیس اسٹیشنوں میں استعمال ہونے والی چپ کو سگنل چپ نے تیار کیا ہے۔ اس سے پہلے 2010 میں مسٹر کھیمکا اور ان کی ٹیم نے 4G اور 5G نیٹ ورکس کے لیے چپس بنانے کے لیے ایک فیبلیس سیمی کنڈکٹر کمپنی سگنل چپ کی بنیاد رکھی۔ سگنلٹرون نے پورے نظام کو مقامی طور پر تیار کیا ہے۔ ہندوستان کے پہلے چپس کا استعمال کرتے ہوئے 4G اور 5G نیٹ ورکس کے لیے، جو سگنل چپ نے تیار کیا ہے۔ یہ پہلا موقع ہے جب پیچیدہ مواصلاتی ٹیکنالوجی کے لیے ہندوستانی چپ پر چلنے والے ہندوستانی نظام کو فوج میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کے آپریشن میں نظام کی حفاظت پر اعلیٰ درجے کا کنٹرول ہے۔ سگنلٹرون نے سیاوری این آئی بی کا حل تجویز کیا اور سخت تکنیکی آزمائشوں میں کامیاب ہوا۔ اس کے بعد، سگنلٹرون نے سامان کی فراہمی کے لیے مسابقتی بولی بھی جیت لی۔ صرف 7 کلوگرام وزنی، سیاوری نیٹ ورک ان اے باکس (NIB) سسٹم اعلیٰ معیاری محفوظ وائرلیس مواصلات فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاوری این آئی بی اسٹینڈ لون اور سیلولر دونوں طریقوں میں کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور ٹیلی ایپلاک اور آئی پی ٹیلی فونی سسٹم کے ساتھ بغیر کسی رکاوٹ کے انٹر آپریشن کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ہندوستان میں تعینات بیس اسٹیشنوں کی اکثریت ہندوستان میں نہیں بنی ہے۔ یہاں تک کہ ہندوستان میں بننے والی چند چیزوں کے اندر بھی دیسی چپس نہیں ہیں، جو جدید الیکٹرانک آلات اور آلات کا سب سے اہم اور اہم جزو ہے۔ مسٹر کھیمکا نے کہا کہ سگنلٹرون نے فوج کو 20 یونٹس فراہم کیے ہیں اور بیس اسٹیشنوں کی تعیناتی ان کی اسٹریٹجک ضرورت پر منحصر ہے۔

آئی این ایس رنویر بنگلہ دیش کے چٹوگرام پہنچ گیا

نئی دلی// مشرقی بحریہ کمانڈ کے زیر اہتمام مشرقی بیڑے کا ہندوستانی بحریہ کا جہاز آئی این ایس رنویر 29 جون کو ایک آپریشنل تعیناتی کے حصے کے طور پر چٹوگرام، بنگلہ دیش پہنچا۔ بنگلہ دیشی بحریہ کی جانب سے جہاز کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ بحری جہاز کا یہ دورہ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم محترمہ شیخ حسینہ کے 21 سے 22 جون 24 تک ہندوستان کے سرکاری دورے کے عین بعد ہوا ہے۔ دورے کے دوران، ہندوستان اور بنگلہ دیش کی بحریہ کے اہلکار وسیع پیمانے پر پیشہ ورانہ بات چیت میں مشغول ہوں گے جن میں بجٹ میٹر ایکسپرٹ ایکسچینج، کراس ڈیک وزٹ، کمیونٹی آؤٹ ریچ اور دوستانہ کھیلوں کے میچز شامل ہیں جن کا مقصد موجودہ باہمی تعاون اور سمندری رابطوں کو مزید مضبوط بنانا ہے۔

وزیر جے شنکر نے قطر کے وزیر اعظم سے ملاقات کی

دوحہ// وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے دوحہ میں قطر کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ محمد بن عبدالرحمن بن جاسم الثانی سے ملاقات کی اور دونوں نے مختلف شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور اہم علاقائی چیلنجوں سے نمٹنے پر بات چیت کی۔ اپنے ایک دن کے سرکاری دورے کے دوران، جے شنکر نے وزیر اعظم نریندر مودی کی طرف سے امیر، تمیم بن حمد الثانی اور وزیر اعظم الثانی کو پرتپاک مبارکباد اور نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ انہوں نے سیاسی، تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، ٹیکنالوجی، ثقافت اور عوام کے درمیان تبادلے میں تعاون پر زور دیتے ہوئے، ہندوستان-قطر تعلقات کی مضبوط نوعیت پر زور دیا۔ وزیر خارجہ نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ ہم نے سیاسی، تجارت، سرمایہ کاری، توانائی، ٹیکنالوجی، ثقافت اور لوگوں سے لوگوں کے تعلقات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے اپنے دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا۔ بات چیت میں باہمی دلچسپی کے علاقائی اور عالمی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ جے شنکر نے غزہ کی صورتحال پر وزیر اعظم الثانی کے اشتراک کردہ بصیرت کی تعریف کی، جو بین الاقوامی معاملات پر دباؤ ڈالنے پر دونوں ممالک کے درمیان بات چیت کی گہرائی کی عکاسی کرتی ہے۔ آگے دیکھتے ہوئے، جے شنکر نے ہندوستان-قطر تعلقات کو مزید فروغ دینے اور باہمی دلچسپی کے شعبوں پر تعمیری بات چیت جاری رکھنے کے لیے امید ظاہر کی۔ انہوں نے مزید کہا، "ہندوستان۔قطر تعلقات میں مزید اضافہ اور باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت جاری رکھنے کے منتظر ہیں۔ وزارت خارجہ امور نے کہا،" ہندوستان اور قطر کے درمیان تاریخی اور دوستانہ تعلقات ہیں جو اعلیٰ سطحی دوروں کے باقاعدہ تبادلے کے ذریعے نشان زد ہیں۔

ہندوستان اپنے مستقبل میں بہت زیادہ سرمایہ کاری کر رہا ہے/ رپورٹ

نئی دلی// بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کے لیے ہندوستان کی بے مثال کوشش ایک تبدیلی کی حکمت عملی ہے جس کا مقصد ملک کو عالمی سپر پاور کی صف میں شامل کرنا ہے۔ یہ مشترکہ کوشش نقل و حمل، توانائی، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، اور شہری ترقی سمیت مختلف شعبوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ ان اقدامات کا پیمانہ اور عزائم ہندوستان کے معاشی منظر نامے کی ازسرنو وضاحت کرنے، عالمی سطح پر اس کی اسٹریٹجک پوزیشن کو تقویت دینے اور اس کے 1.4 بلین سے زیادہ شہریوں کے معیار زندگی کو بڑھانے کے لیے مقرر ہیں۔ اس بنیادی ڈھانچے کے عروج کے سب سے اہم پہلوؤں میں سے ایک نقل و حمل کے نیٹ ورک کی ترقی ہے۔ ہندوستانی حکومت نے بھارت مالا اور ساگر مالا جیسے پرجوش منصوبے شروع کیے ہیں، جن کا مقصد سڑک اور بندرگاہ کے رابطے میں انقلاب لانا ہے۔ بھارت مالا پروجیکٹ ہزاروں کلومیٹر طویل شاہراہوں کی تعمیر اور اپ گریڈنگ، بین ریاستی رابطے کو بڑھانے، اور ہموار لاجسٹکس کی سہولت فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ دوسری طرف ساگرمالا پہل کا مقصد ہندوستان کی بندرگاہوں اور ساحلی انفراسٹرکچر کو جدید بنانا ہے، اس طرح سمندری تجارت کو فروغ دینا اور رسد کے اخراجات کو کم کرنا ہے۔ یہ پروجیکٹ نہ صرف سفر کے وقت اور اخراجات کو کم کرنے کا وعدہ کرتے ہیں بلکہ علاقائی ترقی کو بھی فروغ دیتے ہیں اور غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کرتے ہیں۔ ریلوے کا شعبہ، جو ہندوستان کے ٹرانسپورٹ سسٹم کی ریڑھ کی ہڈی ہے، بھی ایک اہم تبدیلی سے گزر رہا ہے۔ تیز رفتار ٹرینوں کا تعارف، اسٹیشنوں کی جدید کاری، اور پٹریوں کی بجلی کاری عالمی معیار کا ریل نیٹ ورک بنانے کی جانب قدم ہیں۔ ان بہتریوں سے ریل کے سفر کی کارکردگی اور حفاظت میں اضافہ ہونے کی امید ہے، جس سے یہ مسافروں اور مال برداری دونوں کے لیے زیادہ قابل عمل آپشن بن جائے گی۔ مزید برآں، مجوزہ ڈیڈیکیٹڈ فریٹ کوریڈورز (DFCs) سامان کی نقل و حرکت میں انقلاب لانے کے لیے تیار ہیں، جس سے ٹرانزٹ کے اوقات اور اخراجات میں نمایاں کمی واقع ہوگی۔ ہندوستان کا توانائی کا بنیادی ڈھانچہ ایک اور اہم علاقہ ہے جو کافی سرمایہ کاری کا گواہ ہے۔ ملک نے قابل تجدید توانائی کی صلاحیت کے لیے بلند حوصلہ جاتی اہداف مقرر کیے ہیں، جس کا مقصد 2030 تک 450 گیگاواٹ تک پہنچنا ہے۔ اس میں شمسی اور ہوا سے توانائی کے منصوبوں میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری شامل ہے، جس سے جیواشم ایندھن پر انحصار کم کرنے، گرین ہاؤس گیسوں کے اخراج میں کمی، اور بے شمار سبز ملازمتیں پیدا کرنے کی توقع ہے۔ زیادہ پائیدار توانائی کے ماڈل کی طرف منتقلی نہ صرف گھریلو توانائی کی ضروریات کو پورا کرے گی بلکہ ہندوستان کو قابل تجدید توانائی کی عالمی منڈی میں ایک رہنما کے طور پر جگہ دے گی۔ ڈیجیٹل انفراسٹرکچر بھی ہندوستان کی ترقی کی حکمت عملی میں سب سے آگے ہے۔ ڈیجیٹل انڈیا پہل کا مقصد انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی کو بڑھانا، ڈیجیٹل خواندگی کو فروغ دینا اور ای گورننس کو آسان بنانا ہے۔

سورین خاندان عوام کی محنت کی کمائی کو لوٹ رہا ہے/ وشنو دیو سائے

رانچی// چھتیس گڑھ کے وزیر اعلیٰ وشنو دیو سائے نے جھارکھنڈ کے سابق وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کے بی جے پی کے زیر اقتدار ریاستوں کے قبائلی وزرائے اعلیٰ کو ربڑ اسٹیمپ کہنے کے بیان پر جوابی حملہ کیا۔ انہوں نے سورین خاندان کو ایک ایسا خاندان قرار دیا جس نے عوام کی محنت کی کمائی کو لوٹا۔ وشنو دیو نے اتوار کو سوشل میڈیا پر کہا کہ جس طرح سے بی جے پی پورے ملک میں قابل قبائلی قیادت فراہم کر رہی ہے ایسا پہلے کبھی نہیں تھا۔ ایسے میں سابق وزیر اعلیٰ ہیمنت سورین کا قبائلی وزرائے اعلیٰ کے بارے میں بے لگام بولنا انتہائی قابل مذمت ہے۔ یہ ملک بھر کے قبائلی اور پسماندہ طبقات کی توہین ہے۔ سورین خاندان جس طرح سے ساری زندگی قبائلی سماج کو اپنی حرکتوں سے بدنام کرتا رہا ہے وہ بھی قابل مذمت ہے۔ وشنو دیو نے کہا کہ جھارکھنڈ کے لوگوں نے سورین اور ان کی پارٹی کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا ہے، جنہوں نے عوام کی محنت کی کمائی کو لوٹ کر اپنی تجوریاں بھر لیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب انہوں نے معاشرے کے خلاف ہی نازیبا بیانات دینے کا سہارا لیا ہے۔ عوام ابھی تک سورین خاندان کے رشوت ستانی کو نہیں بھولی ہے۔ ہیمنت سورین کو سمجھنا چاہیے کہ محض ضمانت حاصل کرنا جرم سے آزادی کا سرٹیفکیٹ نہیں ہے۔ حتمی فیصلہ ابھی باقی ہے۔ وشنو دیو نے کہا کہ درحقیقت انڈیا اتحاد قبائلیوں، درج فہرست ذاتوں، دیگر پسماندہ طبقات، خواتین اور نوجوانوں میں بی جے پی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے پریشان ہے۔ اس لیے ایسے بیانات دیے جا رہے ہیں۔ عوام کسی بھی ایسے بیان کو برداشت نہیں کریں گے جس سے معاشرے کی توہین ہو اور اس کا منہ توڑ جواب دیا جائے گا۔

ہریانہ گرین کول پلانٹس کے ساتھ ویسٹ مینجمنٹ میں انقلاب لانے کیلئے تیار

چنڈی گڑھ// اتوار کو جاری کردہ ایک سرکاری بیان کے مطابق، ہریانہ کچرے سے چارکول پلانٹس، جسے عام طور پر گرین کول پلانٹس کے نام سے جانا جاتا ہے، متعارف کروا کر فضلہ کے انتظام میں ایک بڑی تبدیلی کی قیادت کرنے کے لیے تیار ہے۔ این ٹی پی سی ودیوت ویاپار نگم لمیٹڈ ان پلانٹس کو قائم کرنے کے لیے ہریانہ حکومت کے ساتھ تعاون کرے گا، جو کلیدی شہری مراکز جیسے گروگرام، مانیسر اور فرید آباد میں شروع ہوگا۔ مرکزی پاور اور ہاؤسنگ اور شہری امور کے وزیر منوہر لال کھٹر نے اس اختراعی پروجیکٹ کی تعریف کی، اس کا مقصد میونسپلٹی کے بڑھتے ہوئے ٹھوس فضلہ کے مسئلے سے نمٹنا اور قابل تجدید توانائی پیدا کرنا ہے۔ شرم شکتی بھون میں ایک حالیہ میٹنگ میں کھٹر نے اس پہل کے لیے اپنی وابستگی پر زور دیا، جس میں ٹھوس فضلہ کو بائیو کوئلے میں تبدیل کرنا شامل ہے، جو ایک پائیدار توانائی کا ذریعہ ہے جسے بجلی کی پیداوار کے لیے باقاعدہ کوئلے کے ساتھ ملایا جا سکتا ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن سرینگر

حضرت سلطان العارفین شیخ حمزہ مخدومیؒ

سیرت پاک پر مختصر جائزہ

محمد اشرف کمرو
9858434696

سوختم چنداں کہ بر تن نیست دیگر جای داغ
بعد ازین خواہم نہادن داغ بر بالائے داغ

آپؒ قصبہ سوپور زینہ گیر کے گاؤں تجر میں سال 1495ء/900ھ میں پیدا ہوئے۔ "خاص دھر" آپؒ کی تاریخ پیدائش ہے۔ اسوقت کشمیری خاندان کا سلطان محمد شاہ کشمیر کا حکمران تھا۔ آپ کا اسم مبارک حمزہ رکھا گیا۔ حمزہ عربی زبان میں شیر کو کہتے ہیں۔ آپؒ کے والد بزرگوار بابا عثمان رینہ اور والدہ محترمہ بی بی مریم تھے۔ حضرت بابا عثمان رینہ پرہیزگار اور خدا ترس ہونے کے علاوہ علم وفضل کا شرف بھی رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کے گھر میں دیدہ وراں شریعت وطریقت کا عبور ومرور رہتا تھا۔ اس علمی وعقیانہ ماحول نے آپؒ کی زندگی پر نہایت مفید اثر ڈالا۔ جب آپؒ تولد ہوئے تو آپ کی والدہ کے دودھ میں کمی واقع ہوگئی۔ مجبوراً قریبی گاؤں سے دودھ پلانے کیلئے دائی بلائی گئی۔ مگر آپؒ نے اسکا دودھ نہ پیا۔ گھر والے پریشان ہوئے کہ ماجرا کیا ہے۔ تحقیق کے معلوم ہوا کہ وہ عورت (دائی) اپنے شوہر سے اجازت حاصل کئے بغیر چار ماہ کی لڑکی کو گھر پر چھوڑ کر آئی تھی۔ آپؒ کے ولادت کے چند ہی دنوں میں خاندان کے ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ آنحضرت ﷺ۔ صحابہ کرام اور بزرگان دین کی محفل آراستہ تھی جس میں آپ ایک نومولود بچے کو شفقت وخیر وبرکت کی دعا فرماتے ہیں۔ اس بزرگ نے نزدیک آکر عرض کیا۔ یارسول ﷺ یہ نوزائیدہ بچہ کس کا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہ عثمان رینہ کا بیٹا ہے مگر معنوی لحاظ سے یہ ہمارا فرزند ہے۔ اس فرزند میں بے پناہ دینی اور روحانی صلاحیت ہوگی۔ آپؒ نے جونہی مقامی طور درس قرآن وغیرہ سے فراغت پائی تو آپؒ کو اپنے دادا جناب زینی رینہ نے حصول علوم کے لئے شہر سرینگر لایا اور یہاں حضرت بابا اسمٰعیلؒ کی خانقاہ دارالشفا جو کوہ ماران میں واقع تھا۔ داخل کیا۔ ان ایام میں دارالشفا خانقاہ کے مدرسہ میں مشہور ومعروف اساتذہ بابا فتح اللہ۔ اخوند ملا درویش۔ حافظ عربی اور ملا لطف اللہ درس دیتے تھے۔ یہ اپنے دور کے مشہور ومعروف بزرگ تھے۔ آپؒ نے علم تجوید فقہ۔ حدیث۔ تفسیر اور ادب ودینیات میں پوری مہارت اور عربی وفارسی نوشت وخواند میں کافی دستگاہ حاصل کی۔ یہاں سے تعلیم حاصل کرکے آپؒ نے مدرسہ، خانقاہ ملک شمس الدین چک متصل جامع مسجد سرینگر میں داخلہ لیا۔ چونکہ کم عمری اور صغر سنی کی بناہ پر آپؒ کو تنہا رہنے کے لئے کمرہ نہ ملا کیونکہ ایسا وہاں مدرسہ کے نظام صالح کے خلاف تھا اور آپؒ کو ایک مرد صالح کا ہم حجرہ یعنی Room Mate بنایا گیا۔ یہ بزرگ شخص ہمیشہ نصف شب کو اٹھکر تہجد نماز کے ساتھ سورہ کہف کی تلاوت کرتا تھا۔ آپؒ بھی خواب غفلت چھوڑ کر وضو کرکے قرآن شریف کی تلاوت سنتا رہتا۔ ایک روز آپؒ نے اس بزرگ سے کہا کہ " آپ جو سورہ کہف کی رات کو تلاوت کرتے ہیں وہ سورہ شریف مجھے زبانی یاد ہوگئی ہے۔" یہ سنکر اس بزرگ شخص کو تعجب ہوا اور کہا کہ میں مدت سے یہ سورہ شریف کو یاد کر کے حفظ کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر ناکام رہا ہوں۔ اور تم کو چند ہی دن میں یہ یاد ہوگا۔ آپؒ نے اس بزرگ سے کہا کہ وہ میرا امتحان لے سکتا ہے" آپؒ نے ان کے سامنے سورہ کہف شروع سے آخر تک تلاوت کی اور یہ دیکھکر وہ بزرگ بہت خوش ہوا اور آپؒ کے ہاتھوں کو چوما۔ تحصیل علوم کے ساتھ ساتھ آپؒ کو ریاضت وعبادات کا زبردست شوق تھا اور اس عشق کی وجہ سے آپؒ کو ہمیشہ مربی ومرشد کی تلاش رہتی تھی۔

حضرت سید جمال الدین بخاریؒ دہلی میں رہائش فرماتے تھے وہاں سے حرمین شریف تشریف لے گئے۔ مدینہ طیبہ میں قیام پذیر تھے کہ خواب دیکھا کہ عظیم الشان دربار منعقد ہے آنحضرتؐ محفل کے صدر نشین اور جلوہ فگن ہیں۔ آپؐ کے سامنے ایک نوجوان ہیں جس کو آپ نہایت محبت وشفقت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ حضرت سید جمال بخاریؒ نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ یہ خوش نصیب نوجوان کون ہیں اور کہاں کا رہنے والا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ان کا نام شیخ حمزہ کشمیر کا رہنے والا ہے اور حضرت سیدؒ کو حکم دیا کہ اس نوجوان کی پوری روحانی تربیت کرنا اور فوراً کشمیر جانے کا حکم دیا۔ حضرت سید جمال الدین بخاریؒ 932ھ/1526ء کو کشمیر میں وارد ہوئے اور یہاں خانقاہ ملک احمد یتو میں قیام فرمایا۔

آپؒ نے مناسب عرصہ یہاں گزارنے کے بعد حضرت مخدوم پاکؒ کو شجرہ وارشاد نامہ کے علاوہ طاقیہ مبارک عنایت کرکے کشمیر سے رخصت ہوئے۔ حضرت سیدؒ کے واپس چلے جانے کے بعد آپؒ نے کچھ عرصہ مخدوم منڈو متصل کلاشپورہ سرینگر میں گزارا۔ اور اپنے پیر مقدس کے حکم سے کشمیر کے مختلف مقامات کے دورہ کرکے اقامت دین اور اشاعت وتبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینے لگے اس راہ میں آپؒ حکومت وقت وگمراہ ہوئے اشخاص کی طرف سے مشکلات کا سامنا رہا۔ لیکن آپؒ نے بلند ہمتی اور عزم وثبات سے کام لیکر کسی بھی مخالفت کی پرواہ نہ کی اور اپنا مقدس مشن جاری رکھا۔ ان دنوں کشمیر میں چک حکمران اہل تشیع کے فلسفہ کے حامی تھے جس کی وجہ سے یہاں اہل سنت والجماعت سے وابستہ عام مسلمانوں کے لئے پریشانی کا دور تھا۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص ملا باز نامی حج ادا کرکے کشمیر واپس لوٹا۔ لوگ جوق در جوق اسے دیکھنے جاتے۔ آپؒ بھی ایک صوفی بزرگ کے ہمراہ ان سے ملنے گیا۔ باتوں باتوں میں اسنے آپؒ سے حصول علوم کے بارے میں سوال کیا۔ آپؒ نے اہل سنت والجماعت یعنی حنفی مسلک سے تعلق رکھنے والی چند کتابوں کا حوالہ دیا۔ ملا باز جو کہ اہل تشیع تھا کو سنکر غصہ آیا۔ (آپؒ کو اسکا اہل تشیع ہونے کی علمیت نہ تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ شاید ملنے نہ جاتے۔ اور آپؒ سے کہا دیکھو ان کتابوں کے بجائے رسالہ امامیہ "پڑھا کرو۔ وہ کتابیں مفید تر ہیں۔ آپؒ نے اسکو فوراً کہا۔ یہ تو شیعہ مسلک کی کتابیں ہیں۔ اسنے سنکر جواب دیا۔ خبردار۔ ایسی باتیں نہ کہو اور نہ سنو۔ آپؒ یہ سنکر مجلس سے اٹھکر چلے آگئے اور نہایت ہی پریشان رہے۔ دل ہی دل میں کہا کہ "خداوند۔ یہ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ہی دین اسلام کے ٹکڑے ٹکڑے ہو رہے ہیں اور لوگوں میں ایسا شدید اختلاف پیدا ہو گیا ہے کہ وہ حق کا پانا بہت ہی مشکل مسئلہ بن گیا ہے۔ آپؒ نے ارادہ کیا کہ جب تک نہ اللہ تعالیٰ حقیقت دین اسلام کے حقیقت سے آگاہ کرے گا تب تک کھانے پینے سے احتراز کروں گا۔ کیونکہ ہدایت کے طلب میں بھوکوں مرنا ضلالت وگمراہی میں زندہ رہنے سے لاکھ درجہ بہتر ہے۔ یہ عہد کرکے آپؒ کوہ ماران کی ایک مسجد میں خلوت نشینی میں بیٹھے تین روز بے خور وخواب گریہ وزاری میں گزارے۔ تیسری رات آپؒ کی آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ گویا سورج طلوع ہوا ہے اور مسجد شریف کے باہر قیامت کا سماں و شور برپا ہے۔ میں اٹھا اور کھڑکی سے سر نکال کر لوگوں سے شور وشر کی وجہ پوچھی۔ انہوں نے کہا کہ سلطان الانبیاؐ تشریف لا رہے ہیں۔ اتنے میں میری نظر روئے انورؐ پر پڑی اور میں درود شریف پڑھتے اور سلام پیش کرنے لگا اچانک دروازے سے ایک نورانی صورت والا شخص اندر تشریف فرما ہوئے۔ میں رو بہ قبلہ بیٹھا تھا۔ یہ مقدس ہستی میرے سامنے جلوہ گر ہوئی اور فرمایا "میں ابوبکرؓ ہوں۔ آنحضرتؐ کے حکم کے تحت یہ سمجھانے آیا ہوں کہ آنحضرتؐ اسکے آل اطہر اور صحابہ کرام کی محبت واعتقاد کو متاع حیات بنا لینا چاہئے اور دل کی یکسوئی کے ساتھ اہل سنت والجماعت کے ساتھ وابستہ رہنا چاہئے۔ جو لوگ خلفائے اربعہ کی محبت وعقیدت سے محروم ہیں وہ گمراہ بھی اور گمراہ کن بھی ہیں۔ ایسے شیاطین سے دامن بچا لینا چاہئے۔ اسکے ساتھ ہی حضرت عمرؓ۔ پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علیؓ تشریف فرما ہوئے اور انہوں نے بھی اسی طرح کی نصیحتیں فرمائی۔ اتنے میں آنکھ کھل گئی میرا سارا جسم پسینہ میں غرق تھا اور پہننے کے کپڑے تربتر ہوئے تھے کہ ان کو نچوڑنا پڑا۔ خداوند کریم کا شکر بجالایا جس نے راہ حق کی طرف رہنمائی فرمائی۔ اس واقعہ کے بعد آپؒ نے تمام زندگی اہل سنت والجماعت کے قواعد کو عام کرنے میں بسر کرلی اور اسلام دشمن طاقتوں کو ٹھکانے لگا کر ملک کشمیر میں اہل سنت والجماعت اگر دائم وقایم ہے اسکے لئے ہم کشمیری مسلمان آپؒ کے۔ مرعون منت ہیں۔

آپؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بچپن سے ہی دو اوصاف عطا کئے تھے۔ ایک یہ کہ جب ہمارے گھر میں کوئی بزرگان دین وصوفی وارد ہوتا تو میں ہر کام کے دست کش ہو کر اسکے پاس بیٹھ کر ان کی محبت سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ گھر کے سب افراد ان بزرگوں کے ساتھ میری محبت ومیلان طبع پر حیران ہو جاتے تھے۔ دوم یہ کہ میں کبھی جھوٹ نہ بولتا تھا بلکہ اگر کسی شخص کے بارے میں مجھے یہ علم ہو جاتا کہ وہ جھوٹا و کذاب ہے تو میرے دل میں اسکے لئے سخت نفرت پیدا ہوتی اور اس کذاب وجھوٹے کا مقابلہ کرنے پر اتر آتا اور اسے برا بھلا کہتا۔ آپؒ فرماتے ہیں کہ مجھے غیبی رہنمائی ہوا کرتی تھی۔ ایک روز ایک صاحب خیر نے درویشوں کو دعوت پر بلایا۔ مجھے بھی دعوت میں شامل کیا گیا۔ پرلطف دعوت کھانے کے بعد نکلتے وقت تھے چار پیسے نقدی دئے گئے میں پیسہ لیکر خوش ہوا اور سوچا کہ ان پیسوں سے کاغذ و دوات خریدوں۔ پیسوں کو زور سے ہاتھ میں تھام کر قیام گاہ کی طرف چل پڑا۔ راستے میں پاؤں پھسل گیا اور کھڈ میں جاگرا۔ کپڑے کیچڑ میں لت پت اور پیسے ہاتھ سے غایب، کیچڑ سے باہر آکر اپنے قیام گاہ کمرہ میں آکر سو گیا۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ کوئی بزرگ شخص نے سخت الفاظ میں نصیحت فرماتے کہا دیکھو۔ حمزہ آج تو نے رضائے حق کے خلاف کام کیا۔ اسی لئے تمہیں ادب سکھانے کیلئے کھڈ میں گرادیا۔ یاد رکھ لے اگر تو اسی طرح بھکاریوں کے مانند گھر گھر کی راہ لی تو تمہیں نہ دین اور نہ دنیا حاصل ہوگا۔ خانقاہ میں جم کر بیٹھو اور اپنے مقصد کو پانے کے لئے کام سے کام رکھو۔ تہجد ادا کرنے کے لئے وقت پر اٹھا کرتا تھا اگر کسی روز نماز کے لئے بیدار نہ ہوتا تو باہر سے دروازہ کھٹکھٹانا یا زنجیر در ہلانا یا زور زور سے آواز آتی "اے بابا حمزہ الصلوٰۃ دیر ہو گئی۔ وضو کر کے نماز ادا کرتے" اگر میں کسی مسئلہ میں پریشان ہو جاتا تو خواب میں یا گاہ گاہ بیداری کے عالم میں کوئی اجنبی شخص مجھے مسئلہ کی الجھن سے نکال لیتا۔

حضرت سلطان العارفینؒ کے ہم عصر اولیاء اللہ حضرت سید احمد کرمانیؒ۔ حضرت علامہ شیخ یعقوب صرفیؒ۔ حضرت خواجہ محمد طاہر رفیقؒ مخدوم حاجی احمد قاریؒ وغیرہ بزرگ رہے ہیں آپؒ کے خلفاء میں حضرت شیخ بابا داؤد خاکیؒ۔ حضرت ہردی بابا ریشی (ریشہ مالو) میر بابا حیدر تولہ مولہؒ، حضرت خواجہ حسن قادری اور ملا احمد چاگلیؒ وغیرہ ہیں۔ آپؒ نے حضرت خضرؑ سے بھی ملاقات کی ہے۔ حضرت بابا داؤد خاکیؒ فرماتے ہیں کہ آپؒ ہمیشہ ورد اعظم یا اسم اعظم آخر شب میں بار بار تلاوت کرتے تھے۔ آپؒ نے مسلمانوں کو اوراد فتحیہ پڑھنے کی عام اجازت دی ہے۔ آپؒ نے بہت ساری کرامات کیں ہیں۔ کشف قلوب۔ کشف مجور۔ کشف اسرار۔ طے حروف۔ طے مکان میں آپؒ مہارات رکھتے تھے۔ آپؒ دانائے تعبیر دان رہے ہیں۔ آپؒ جب خواب کی تعبیر بیان فرماتے تھے تو سننے والے تعبیر کو عملی صورت میں پاکر حیران رہ جاتے تھے۔ آپؒ خوف وغم سے بے نیاز رہے ہیں۔ آپؒ مکار درد پیشوں سے نفرت کرتے تھے۔ غرض آپ کو زندگی کے ہر گوشہ گوشہ پر دسترس تھا۔ اپنا مقدس مشن اہل سنت والجماعت کو جاری رکھنے کے لئے آپؒ نے آخر پر کوہ ماران کے جنوبی حصہ میں سکونت اختیار فرمائی۔ یہاں پر ارادات مند آپؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر ظاہری وباطنی تربیت وفیض حاصل کرتے جاتے تھے۔ آپؒ 24 ماہ صفر المظفر 984ھ/1576ء کو رحلت کر گئے (انا للہ۔۔۔۔۔۔) آپؒ 84 سال عمر پا کر مالک حقیقی سے ملے آپ کی تاریخ رحلت "مخدوم مرحومؒ" ہے اسوقت کشمیر میں علی شاہ چک حکمران تھا۔ آپؒ کی وصیت کے مطابق آپ کے مرکز رشد وارشاد کو ہی مرقد منور کے لئے منتخب کیا گیا آپؒ کی وفات کے قریباً چودہ سال بعد شہنشاہ ہند اکبر بادشاہ نے آپ کا روضہ تعمیر کیا۔ اسکے بعد حافظ عطا محمد خان نے 1811ء میں زیارت گاہ کو از سر نو تعمیر کیا۔ حضرت سلطان العارفین محبوب العالم شیخ حمزہ مخدومیؒ کی تاریخ ولادت "خاص دھر" یعنی سال 900ھ ہے جبکہ آپؒ کی تاریخ وفات "مخدوم مرحوم" یعنی 984ھ ہے اگرچہ عقیدت مند سال بھر آپؒ کے روضہ پر حاضری دیتے رہتے ہیں اور خاصکر ہر ہفتے میں سوموار اور بدھوار روپے وار کو یہاں مسلمانوں کی اچھی خاص تعداد موجود رہتے ہیں۔ ویسے ماہ صفر کے شروع ہوتے ہی۔ یہاں پنجگانہ نمازیں ادا کرنے ومنقبت خوانی کی پرکشش مجالس کا اہتمام رہتا ہے۔ اس پائے بزرگ ولی کامل کا خراج عقیدت ادا کرنے کا یہ معقول طریقہ رہتا کہ اگر ہم مسلمانان کشمیر اسکے مقدس مشن" اہل سنت والجماعت" کے قواعد وضوابط پر قایم رہ کر ایک مومن مسلمان کی زندگی بسر کرتے۔ اللہ کرے کہ کشمیری مسلمانوں میں جذبہ دین اسلام صحیح معنوں میں حاصل ہو جائے تا کہ عام کشمیریوں پر موجودہ دور میں ڈالی جارہی ناانصافیاں۔ ظلم وتشدد۔ مار دھاڑ قتل وغارت۔ خون ناحق کا بہنا وغیرہ بند ہو جائے۔

شکر اللہ حال من ہر لحاظ نیکوتر شد است
شیخ شیخان شیخ حمزہ تا مرا رہبر شد است

ہر شخص کو دولت کی ہوس نے دیوانہ بنا رکھا ہے

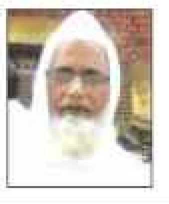

قیصر محمود عراقی

دولت، جائداد، عیش وآرام کے اسباب وسائل، سکون اور سہولت کے سامان اللہ کی نعمتیں ہیں۔ ہر دور میں انسان نے ان نعمتوں کو حاصل کرنے اور ان سے لذت اندوز ہونے اور رہنے کی کوشش وکاوش کی ہے۔ اور اللہ نے اپنی حکمت ومشیت کے تحت جن کو جس قدر چاہا نوازا ہے۔ ان نعمتوں کے حصول کی فکر وکاوش کے بارے میں کون کہہ سکتا ہے کی غلط اور ناپسندیدہ ہے۔ مگر دور حاضر میں ان نعمتوں کے حصول کی فکر وکاوش نے ہوس اور حرص کی شکل اختیار کرلی ہے اور یہ ہوس ہر انسان پر اس طرح چھائی ہوئی نظر آتی ہے کہ قناعت کا مفہوم سمجھنا اور سمجھانا بہت مشکل ہو گیا ہے۔ فضائل اخلاق کی فہرست میں قناعت کا عنوان تو ضرور مل سکتا ہے لیکن انسانی زندگی میں قناعت کا مصداق ملنا بہت دشوار ہو گیا ہے۔ کسی مجلس میں اس ہوس اور حرص ولالچ کا ذکر چھڑ جائے تو شاید کوئی ایک سنجیدہ انسان بھی ایسا نہ ملے جو اس سے نفرت اور بےزاری کا اظہار نہ کرے، لیکن عملاً کچھ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس دور کے ہر انسان کا نصب العین شعوری یا لاشعوری طور پر یہی ہے کہ وہ جلد سے جلد دولت مند بن جائے اور اس کا محل دوسروں کے محل سے اونچا نظر آئے۔ ہر ایک اسی فکر اور دھن میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ دولت سمیٹ لے، آرام، آسائش اور عیش وعشرت کے زیادہ سے زیادہ وسائل فراہم کرے، آرائش ونمائش کی چیزوں سے اپنے دولت کدے کو سجالے تاکہ اپنے عزیز واقارب اور حلقہ احباب میں اپنی فوقیت اور عظمت کا سکہ بٹھا سکے، محفل میں بیٹھ کر لاکھوں کی بات کر سکے اور ان اسباب ووسائل کا تذکرہ کر سکے جن کا ہونا آج زندگی کی قدر وعظمت کا معیار بن چکا ہے۔ بہترین لباس، بہترین سواری، شاندار کوٹھی اور اسباب زینت وآرائش سے دوسروں کو مرعوب کرنا اور اپنی فوقیت جتانا آج کا عام رجحان اور عام انداز فکر ہو گیا ہے۔ سب سے زیادہ افسوس ناک پہلو یہ ہے کہ جن لوگوں کو انسانیت کی اصل قدروں کا شعور ہے، جو آخرت کی ترجیح کی باتیں کرتے نظر آتے ہیں جو عام رجحان پر تنقید کرتے نظر آتے ہیں اور اس فکر بد پر غم وافسوس کی اظہار کرتے ہیں۔ غرض پورا سماج دولت کی ہوس میں بے تحاشا دوڑ رہا ہے۔ ہر ایک کو دولت کی ہوس نے دیوانہ بنا رکھا ہے، ہر شخص اس فکر میں سوتا ہے کہ شب میں کوئی سہانا خواب دیکھے اور صبح کو جب اٹھے تو وہ کروڑوں کا ملک ہو۔ لمحوں میں دولت مند بن جانے کی ہوس، شاید اسی دور کی خصوصی فکر ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ خدا کا یہ نائب شاید زمین پر اسی لئے بھیجا گیا ہے۔ وہ کائنات کا علم بھی اس لئے حاصل کرتا ہے کہ کائنات کی دولت کو قبضے میں لے آئے اور عیش کے سارے سامان فراہم کرکے داد عیش دینے میں لگا رہے، سوسائٹی کا ہر فرد الا ماشاءاللہ اس خبط میں مبتلا ہے کہ وہ زندگی کے ان گنے چنے دنوں میں جس قدر دولت سمیٹ سکے سمیٹ لے، اس کے سوا زندگی کا اور کوئی مقصد نہیں ہے، یہی انسان کی معراج ہے، یہی قدر وعظمت کی علامت ہے اور یہی انسان کی فکر وصلاحیت اور توانائیوں کا مقصد ومحور ہے۔ آپ کسی سے تعلق جوڑ رہے ہوں یا کسی سے تعلق توڑ رہے ہوں، بیٹی یا بیٹے کا رشتہ کر رہے ہوں یا رشتے سے انکار کر رہے ہوں، یا سماج میں سماجی تعلق رکھنے، اور جوڑنے کا سوال ہو۔ اولین چیز جو تعلق جوڑنے اور کسی سے قریب ہونے میں فیصلہ کن بنتی ہے وہ دنیا اور دنیا کی دولت ہے، رشتہ قائم کرتے وقت جو سوالات ذہن کے افق پر قدرتی انداز میں ابھرتے ہیں وہ کچھ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ مثلاً دولت وثروت کا کیا حال ہے؟ بزنس کیسا ہے؟ عہدہ کیا ہے؟ آمدنی کس قدر ہے؟ جاگیر، جائداد اور رہن سہن کا معیار کیسا ہے؟ ان سوالات کی زبردست یلغار میں اول تو دین واخلاق کا سوال سامنے ہی نہیں آتا اور اگر کبھی سوال ابھرتا ہے تو دین واخلاق کی قلیل سے قلیل مقدار کا محض تصور بھی اطمینان قلب کا سامان بن جاتا ہے اس لئے کہ فیصلہ کن قدر مال ودولت کی فراوانی ہے نہ کہ دین وایمان۔ اس کے برخلاف اگر ایمان واخلاق کا اعلیٰ معیار بھی میسر آئے، لیکن غربت وافلاس اور دنیوی خستہ حال کی تلافی، ایمان واخلاق سے نہیں ہو پاتی خواہ ایمان واخلاص کا معیار جس قدر بھی بلند ہو۔ امت کی پستی اور ذلت خواری کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ معاشرے میں ایمان واخلاق کی ناقدری عام ہے اور قدر ومنزلت کا معیار دولت وثروت ہے۔ اللہ کے رسول نے فرمایا کہ "جب مسلمانوں کی سوسائٹی میں دین واخلاق کی قدر وقیمت ختم ہو جائے تو زمین میں فتنہ فساد پھیل جائے گا۔ آج ہمارا معاشرہ اسی مصیبت اور خواری میں مبتلا ہے۔ کسی اور کے ساتھ آپ انصاف کرسکیں یا نہ کرسکیں، کسی اور کے لئے سنجیدہ ہو سکیں۔ یا نہ ہو سکیں۔ کم ازکم اپنے ہی ساتھ انصاف کیجئے اور اپنے معاملے پر ہی سنجیدگی سے غور کیجئے۔ اللہ نے آپ کو بیٹے بھی دیئے ہیں اور بیٹیاں بھی، پیغام دیتے وقت اور قبول کرتے وقت کیا آپ کے سامنے دین واخلاق کا سوال رہتا ہے؟ لڑکی کا پیغام قبول کرنا ہو یا لڑکے کا پیغام دینا ہو کیا آپ کا معیار سامنے رہتا ہے اور سوسائٹی اس معیار کو معیار قرار دیتی ہے تو یہ امت کبھی ذلت وخواری کا شکار نہیں ہو سکتی۔ لیکن یہ امت اگر آپ ﷺ کے دیئے ہوئے معیار کو معیار قرار نہیں دیتی، اس معیار قدر ومنزلت کو ٹھکرا کر اپنے ذہن وفکر کے معیار پر اپنی سوسائٹی اور خاندان کی تعمیر کرتی ہے تو دنیا کی کوئی طاقت اور دولت وجائداد، اور دنیوی عروج کی کوئی قوت اس کو ذلت ورسوائی اور فتنہ وفساد سے نہیں، بچا سکتی، اس گفتگوں کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ دین میں مال ودولت، حسب ونسب اور حسن وجمال کی کوئی حیثیت اور مقام ہی نہیں ہے۔ یقیناً ان چیزوں کا پاس ولحاظ بھی رکھنا ہے کیونکہ یہ بھی خدا کی نعمتیں ہیں، نہ ان سے صرف نظر کی بات کہی جارہی ہے اور نہ ان کی ناقدری کوئی دانش مندی کی بات ہیں۔ دنیا میں تعلق جوڑنے اور سماج میں رشتے یا رشتہ قبول کرنے نہ کرنے میں ان نعمتوں کو نظر انداز کرنا اور ان کی تحقیر وتذلیل کرنا ہرگز درست نہیں۔ بات جو کہی جارہی ہے وہ یہ ہے کہ یہی زندگی کا محور ومرکز نہ بن جائیں۔ اصل فیصلہ کن چیز دین وایمان ہے، زندگی کا مقصود اور نصب العین، دین واخلاق ہو اور دین واخلاق کو بنیاد بنا کر زندگی کی تعمیر کی جائے۔ اس بنیاد کے ساتھ دنیا کی جو بھی نعمتیں میسر آجائیں وہ خدا کا انعام واکرام ہے اور دین وایمان سے محروم ہو کر جو بھی ملے وہ انعام واکرام نہیں بلکہ خدا کا عذاب ہے، لہٰذا اس سے بچنے کی فکر کریں۔

قوم درست ہو تو رہنما بھی درست ہوگا
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق

شیخ ساجد اقبال

قیادت، منصب اور عہدے کی خواہش، تمنا اور آرزو موجودہ دور کا نیا فتنہ ہے، عمومی چلن یہ ہے کہ اقتدار، وزارت، صدارت، عہدے اور مناصب کے لیئے کوشش، دوڑ دھوپ، گروپ بندی، نجومی، سازشیں عام بات ہوگئی ہیں، حتی کہ آج کا انسان عہدے اور منصب کے لئے اصول واخلاق کی تمام حدوں کو پار کرنے لگا ہے۔ قیادت وسیادت پر کسی کو فائز کرنے کے مختلف طریقے رائج ہیں، کہیں نامزدگی ہے۔ کہیں الیکشن ہے، اور کہیں نسل در نسل اقتدار کی منتقلی ہوتی ہے لیکن قیادت ومنصب حاصل کرنے کا شوق، خواہش، آرزو اور تمنا ہر جگہ نظر آتا ہے، ملک، قوم، علاقہ، سیاسی یا سماجی تفریق کے بغیر یہ عام ہے، کیونکہ قیادت ومنصب، عزت وشہرت، نام آوری، آرام وآرائش، دنیاوی چکا چوند، رعب ودبدبے کے حصول کا آسان ذریعہ بن گیا ہے۔ قیادت ومنصب کے دعوے دار عموماً اپنی اس خواہش کے پیچھے قوم وملت کی خدمت کا بھی دعوی کرتے ہیں لیکن مشاہدہ بتلاتا ہے کہ حصول مقصد کے بعد وہ اپنے پوشیدہ مقاصد کے لئے سرگرم ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ دنیاوی جاہ وعظمت، شہرت وعزت، اشتہار بازی آرام وآرائش کی تمنا اور اقربا پروری ان کی روزمرہ سرگرمیوں میں بآسانی نظر آتی ہے۔ دین اسلام کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اسلام نے عہدے ومنصب کے سلسلے میں بھی اپنے ماننے والوں کو واضح رہنمائی کی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلی چیز یہ سکھلائی گئی کہ کوئی بھی فرد اپنے اندر عہدے یا منصب کی آرزو یا تمنا نہ رکھے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت اسلامی نے اپنے دستور میں واضح طور پر یہ ہدایت دی ہے کہ عہدے کے خواہش مند افراد کا کسی بھی فورم کے لئے انتخاب نہ کیا جائے۔ دوسری اہم چیز جو اسلام اپنے ماننے والوں کو اس سلسلے میں سکھاتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ عہدہ یا منصب کے لئے کیسے انتخاب کریں۔ امت مسلمہ میں علما اور حکمرانوں کو خاص اہمیت حاصل ہے کیونکہ جب تک یہ اسلام پر ثابت قدم رہینگے اور اسلام پر کاربند رہینگے تو ساری امت بھی اسلام پر چلے گی اور اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنائے گی۔ جس قوم کے حکمران درست نہیں ہوتے وہ قوم بھی درست نہیں ہوتی۔ اسی طرح کسی تحریک اور جماعت کے استحکام، فروغ وپھیلاؤ کا دارومدار بھی اس جماعت کے سربراہ پر منحصر ہوتا ہے۔ کوئی جنگ محض فوجیوں کی کثرت اور وسائل کی فراوانی کی بنیاد پر نہیں جیتی جاتی بلکہ فوج کے سربراہ کی قابلیت، ذہانت، چابک دستی، دانش مندی اور احساس ذمے داری کے سہارے جیتی جاتی ہے۔ عہدے اور منصب کی طلب یقیناً ایک فتنہ ہے، لیکن اس سے بڑی خرابی یہ ہے کہ کسی ملک، قوم، جماعت اور گروہ کی سربراہی کے لئے لوگ عہدہ اور منصب کے طلب گاروں یا نااہلوں کے حق میں رائے دیں یا اس کی تائید کریں۔ اپنے مفادات کے لئے، دوستی یا تعلق کی بنا پر احسان کی قیمت کے طور پر یا کسی اور غرض یا وجہ سے اہل، قابل، باصلاحیت اور موزوں افراد کے مقابلے میں کمزور، نااہل یا غیر موزوں افراد کے حق میں رائے دینا یا ان کے حق میں فیصلہ کرنا یا ان کی تقرر کرنا صریح طور پر حکم الٰہی کی خلاف ورزی ہے۔ بعض لوگ اپنی رائے کا استعمال یوں ہی بے سمجھے بوجھے یا عدم سنجیدگی کے عالم میں کر دیتے ہیں، نتیجے کے طور پر غیر موزوں افراد مختلف عہدوں اور مناصب پر براجمان ہو جاتے ہیں۔

روزنامہ
وطن
سرینگر

علم سائنس: گمراہ کن یا مددگار؟

تحریر
عظمت علی

آج کا زمانہ سائنس اور روشن خیالی کا دور کہلاتا ہے۔ اسی لیے جب ہم دین کی باتیں کرتے ہیں تو ذرا سا پڑھے لکھے لوگ فوراً کہہ دیتے ہیں کہ ارے یہ تو دقیانوسی باتیں ہیں، بے سروپا کی باتیں ہیں، آج سائنس کہاں سے کہاں پہونچ گئی اور آپ لوگ یہیں پر اٹکے ہوئے ہیں۔ اگر دین ایسا کہتا ہے تو ذرا اس کے سائنٹفک وجوہات بھی بیان کریں۔

ایسے روشن خیال لوگوں نے بہت سے لوگوں کو دین سے متنفر کر دیا ہے اور ان کے نزدیک دین بس متوسط طبقہ کے لیے ہی نجات دہندہ ہے۔ اب چوں کہ اس کائنات ہستی میں ہر انسان کسی نہ کسی مذہب کا پیروکار ہے، سوائے روشن خیال اور فرسودہ عقائد کے لوگوں کو بھی دین کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے آسانی کے لیے وہ اسی دین یا مذہب کی پیروی میں آجاتے ہیں جس میں گھر کے بڑے بزرگ ہوتے ہیں۔

یہ جو ہر دینی مسئلہ کا سائنسی حل تلاش کرنے کا چلن ہو گیا ہے۔ یہ اچھا بھی ہے اور برا بھی۔ اچھا اس عنوان سے کہ وہ دین کی کورانہ تقلید نہیں کرتے کچھ سمجھ بوجھ کے آگے بڑھنا چاہتے اور دین و دنیا کو ساتھ میں لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ برائی یہ کہ اس گرداب میں بعض لوگ اتنی دور تک نکل جاتے ہیں انہیں سچائی نظر تک نہیں آتی۔ ان کی نظر میں دین، ثانوی حیثیت کا حامل ہو جاتا ہے جبکہ سائنس پہلا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔ یعنی دین، بنیاد نہیں بلکہ سائنس بنیاد ہو جاتی ہے۔

ایسے نظریات جنم لینے کے بہت سے وجوہات ہیں۔ ایک عام سادہ سی وجہ جسے بہت زیادہ تکرار کیا جاتا ہے، وہ یہ کہ علمائے دین نے علم سائنس کی غلط تفسیر کی ہے۔ چوں کہ قدیم زمانہ میں ایسے کئی معاملات پیش آچکے ہیں جہاں پہلے ٹیکنالوجی کو حرام کہا گیا بعد میں وہی حلال ہو گئی۔ جیسے اوائل ٹیکنالوجی میں لاؤڈ اسپیکر حرام تھا اور اب حالت یہ ہو گئی ہے کہ بغیر لاؤڈ اسپیکر کے کام نہیں چلتا۔ کسی زمانہ میں ٹیلی ویژن حرام ہوا کرتا تھا اور آج گھر گھر یہاں تک کہ مذہبی مقامات پر بھی ٹیلی ویژن کا استعمال عام ہو گیا ہے۔

علم سائنس بذات خود صد فی صد سچ اور حقیقت پر مبنی نہیں۔ اس میں روز بروز تبدیلیاں رونما ہوتی رہتی ہیں اور حقیقت بدلتی رہتی ہے جبکہ دین اسلام ہزار برسوں پہلے ہی کامل ہو چکا ہے اور اب اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہونے والی۔ قدیم سائنس دانوں کا نظریہ تھا کہ سورج، زمین کے گرد گردش کرتا ہے اور بظاہر زمین ساکت ہے لیکن صدیوں بعد اس نظریہ کی تردید کی گئی۔ سب سے پہلے اس نظریے کی تردید کرنے والا سائنس داں پولینڈ کا ماہر فلکیات نیکولس کوپرنیکس ہے۔ اس نے اپنی کتاب (On the revolutions celestial spheres) میں تحریر کیا کہ آسمان

میں جو بھی حرکت نظر آتی ہے وہ آسمان کے حرکت کے سبب نہیں ہے بلکہ زمین کے گردش کی وجہ سے ہے۔ سورج کی بھی حرکت جس کا ہم مشاہدہ کرتے ہیں وہ بھی سورج کی اپنی حرکت کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ زمین کی حرکت کی وجہ سے ہے۔ اس طرح سائنس کے بہت سے نظریات تبدیل ہوئے۔ پہلے کچھ اور تھے اور بعد میں اس کی تصحیح کی گئی۔ پہلے ہم بندر کی اولاد تھے لیکن بعد میں حضرت آدم کی اولاد ثابت ہوئے۔

یہ تمام اشتباہات دیکھ کر یہ نتیجہ نکالنا کہ سائنس بے مصرف ہے، بہت بڑی غلطی ہے بلکہ علم سائنس ضروریات زندگی ہے۔ نظریات قائم کرنا، اس پر تنقید کرنا، ریسرچ کرنا پھر قدیمی نظریہ کو جدید اور اپڈیٹیڈ لباس پہنانا متحرک قوم کی نشانی ہے۔ اسلام نے بھی بارہا تحقیق، ریسرچ، تنقید اور سوال قائم کرنے کی جانب متوجہ کرایا ہے۔ بلکہ اسلام نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ اگر ریسرچ میں غلطی بھی ہو گئی تو اس کی کوئی سزا نہیں۔ ایک پوائنٹ پھر بھی ملے گا۔ اس دورہ تحقیق کو فقہی اصطلاح میں اجتہاد کہا جاتا ہے۔ آج کل اجتہاد کے دروازہ بہت کم کھلتا ہے۔ کبھی کبھار۔ کوئی سوالی ہی نہیں، سوالی آتا بھی تو بے چارہ یاس و یسرت لیے واپس جاتا ہے۔ کیوں کہ کہیں نہ کہیں ہمارے اندر اتنی شدت پسندی آگئی ہے کہ ہم سوال کرنے اور تنقید کرنے کو علما کی توہین سمجھتے ہیں۔

آج کا جو زمانہ ہے کہ وہ درحقیقت سائنس اور ٹیکنالوجی کا ہے۔ اگر ہم سائنس کا بغور مطالعہ کریں گے تو دین اسلام کو آفاقی مذہب ثابت کرنے میں مدد ملے گی۔ بفرض، اگر یہی صورت حال، رسول اسلام کے زمانہ میں ہوتی تو آپ کا معجزہ علم سائنس ہوتا اور آپ اسی سائنس کے ذریعہ، دین الٰہی کی حقانیت کو ثابت کرتے۔

ہر رسول کو ان کے زمانہ میں غالب فن کے مطابق معجزہ دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر رسول اسلام ﷺ کے زمانہ میں عرب کے لیے اعلیٰ ترین فخر عربی زبان کی فصاحت و بلاغت تھی، سو اللہ نے انہی کی زبان میں قرآن مجید کی شکل ایسا فصیح و بلیغ کلام پیش کیا جس کے سامنے پورا عرب سجدہ ریز ہو گیا۔ صدیاں گزر گئیں، ایک آیت کا جواب نہ پیش کیا جا سکا۔

ہمارے اپنے نظریہ کے مطابق، دین مرکزی حیثیت رکھتا ہے، چوں کہ اس میں تبدیلی نہیں۔ سائنس ثانوی اور فی الوقت اسلام کے آفاقی اصول کو ثابت کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس لیے پہلے دین پھر سائنس۔ نہ دین بیزاری، نہ سائنس بیزاری۔ اپنی اپنی جگہ دونوں کی عظمت ثابت ہے۔

مہنگائی اور بے روزگاری
جموں و کشمیر مشکلات کے بھنور میں

حال ہی میں بھارت میں مہنگائی کے حوالے سے ایک رپورٹ جاری کی گئی جس کے مطابق جموں و کشمیر پورے بھارت کے اندر مہنگائی کے حساب سے اول نمبر پر ہے۔ پورے بھارت میں مہنگائی کا انڈیکس 4 اعشاریہ 9 جبکہ جموں و کشمیر کے حوالے سے یہ شرح 7 سے اوپر دکھایا گیا ہے۔ اس دوران کل ہی جموں و کشمیر کے حوالے سے ایک اور رپورٹ منظر عام پر آگئی ہے اور اس میں بتایا گیا ہے کہ جموں و کشمیر میں بے روزگاری بھی پورے ملک سے سب سے زیادہ ہے۔ جموں و کشمیر کے حوالے سے اس رپورٹ میں انکشاف ہوا ہے کہ یہاں بے روزگاری کی شرح 21 اعشاریہ 6 فی صد ہے جبکہ بھارت میں یہ شرح اس سے کم ہے۔ جموں و کشمیر خاص کر وادی کے اندر غریبی کی شرح روز افزوں بڑھتی ہی جا رہی ہے کیونکہ یہاں روزمرہ کی ضرورت کی چیزوں کی قیمتیں بھی آسمان کو چھو رہی ہیں اور ایسے میں محنت مزدوری کرنے والے لوگوں کے لئے اپنی روزانہ کی ضروریات کو پورا کرنا ہر گزرتے دن کے ساتھ مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ حکومت کی جانب سے اشیائے ضروریہ کی چیزوں کی نرخیں ہر سال شائع کی جاتی ہیں اور دکانداروں و تاجروں سے تلقین کی جاتی ہے کہ وہ چیزیں انہی قیمتوں کے حساب سے بیچیں مگر خود حکومتی اہلکاروں کو بھی پتا ہے کہ ان قیمتوں پر کہیں کوئی عمل درآمد نہیں ہوتا۔ گوشت کی قیمتوں کے حوالے سے گزشتہ سال حکومت اور کوٹھداروں و قصابوں کے مابین ٹھن گئی تھی اور کئی ماہ تک جاری رہنے والے اس تعطل میں وادی کے اندر قصابوں نے سرکاری جانب سے جاری کئے جانے والے نرخناموں کو ماننے سے انکار کر دیا تھا تاہم سرکاری جانب سے اپنے موقف پر قائم رہنے کے بعد قصابوں نے دکانیں کھول لیں اور ابتدائی ایام میں سرکاری نرخوں کو لاگو بھی کیا گیا تاہم آج کل قصاب پھر اپنی من مانیوں پر اتر آئے ہیں۔ آج سرینگر شہر سمیت وادی کے مختلف علاقوں میں گوشت چھ سو روپے فی کلو کے حساب سے بیچا جا رہا ہے۔ بے روزگاری کے حوالے سے یہ بات عیاں و بیاں ہے کہ ہمارے کالجوں اور یونیورسٹیوں سے ہر سال ہزاروں کی تعداد میں نوجوان لڑکے اور لڑکیاں پڑھائی مکمل کر کے نکل آتے ہیں۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد جب ان کو کوئی روزگار نہیں ملتا تو انہیں ذہنی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جموں و کشمیر میں چونکہ نجی سیکٹر نہ ہونے کے برابر ہے اور یہاں پرائیویٹ سیکٹر میں کافی کم پیداوار ہو جاتی ہے لہٰذا بے روزگاری کی شرح کا بڑھ جانا ایک لازمی اور فطری بات ہے۔ حکومت کی جانب سے اگرچہ جموں و کشمیر میں نجی سیکٹر میں خود روزگار یونٹ قائم کرنے کے لئے متعدد سکیمیں چلائی جا رہی ہیں اور سچ بات تو یہ ہے کہ ان سکیموں کے ذریعہ سے اب تک ہزاروں نوجوانوں کو روزگار کے مواقعہ فراہم ہوئے ہیں تاہم یہ بات بھی سچ ہے کہ ان سکیموں کی اس حساب سے تشہیر نہیں ہوتی جس حساب سے ہونی چاہئے تھی اور پھر جب کوئی بے روزگار نوجوان ان سکیموں سے مستفید ہونے کے لئے سرکاری دفاتر کا رخ کر بھی لیتا ہے تو دفتری طوالت اُسے تھکا دیتی ہے اور اس کے نتیجہ میں متعدد نوجوان سکیموں کے فوائد کے پیچھے بھاگنے سے رہ جاتے ہیں یا اپنی جان چھڑا لیتے ہیں۔ حکومت اور متعلقہ حکومتی اداروں کو چاہئے کہ وہ خود روزگار یونٹوں کے حوالے سے وضع کی گئی سکیموں کی عمل آوری کے لئے قواعد و ضوابط کو نرم کریں تا کہ بے روزگاری کے مسئلہ کے شکار نوجوان خود روزگار یونٹوں کے قیام میں دلچسپی لے کر اپنے لئے روزگار کما سکیں۔ اس طرح سے یہاں بے روزگاری کے مسئلہ پر بھی قابو پایا جا سکے گا۔

نوجوانوں کو موبائل کے غلط استعمال کیسے بچائیں؟

تحریر
مفتی قیام الدین قاسمی

انسان ہر چیز جسے وہ دیکھتا یا سنتا ہے اس سے متاثر ہوتا ہے، خصوصاً خالی دماغ زیادہ متاثر ہوتا ہے، اس لیے ضروری ہے کہ ہر مظہر کے اثر کا بغور مطالعہ کیا جائے اور اسلامی و غیر اسلامی ذہنیت پیدا کرنے والے مظاہر کے درمیان تمیز پیدا کر کے اسلامی ذہنیت پیدا کرنے والے مظاہر کی بقا و ترقی کا اہتمام کیا جائے۔

جس کے لیے گزشتہ آٹھویں قسط میں مال کے تعلق سے اسلامی ذہنیت اور اجتماعیت پیدا کرنے کے 7 طریقوں پر بحث کی گئی تھی اس مضمون میں ہم اجتماعی اور دینی و تخلیقی ذہنیت پیدا کرنے کے طریقوں پر غور کریں گے۔

1۔ ہر اسکول، مدرسے اور کالج میں صبح صبح دعا کے وقت یہ عہد دہرایا جائے۔

میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر یہ عہد کرتا/تی ہوں کہ اپنی پوری زندگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا آئیڈیل اور نمونہ مانتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کا خادم بن کر گزاروں گا/گی اور اس علم کے ورثے کی پوری پوری حفاظت کروں گا/گی۔

کیوں کہ اذا تکرر الکلام تقرر فی القلب زبان پہ بار بار دہرائے جانے والی چیز دل و دماغ میں اچھی طرح بیٹھ جاتی ہے نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تجدید ایمان کا حکم دیتے ہوئے اس کا طریقہ کار اکثروا من قول لا الہ الا اللہ کے ذریعہ بتلایا لہٰذا یہی طریقہ ہم بھی اپنی نسلوں میں اجتماعیت اور اسلامی اخوت پیدا کرنے کے لیے اپنائیں گے، آپ اپنی صواب دید پر اس میں رد و بدل بھی کر سکتے ہیں

2۔ ساری دکانوں وغیرہ کے نام اسلامی رکھے جائیں اور ہر قسم کے پوسٹرز بینرز پہلے اردو میں لکھے جائیں پھر اس کے نیچے مقامی زبان اور انگریزی میں لکھے جائیں۔

چوں کہ ہندوستان میں اسلامی علوم کا وافر حصہ اردو میں ہی ہے نیز اردو اب مسلمانوں کی زبان سمجھی جانے لگی ہے اور ہماری تہذیب و تمدن سے اردو کا بہت گہرا ربط ہے، جب ہمارا بچہ بینروں، پوسٹروں اور ہورڈنگز اردو میں لکھا دیکھے گا تو خود بخود اس کے اندر اردو کے تئیں محبت پیدا ہوگی اور وہ انہیں سیکھنے اور استعمال کرنے میں فخر محسوس کرے گا، مجھے پتہ ہے سارے پوسٹروں کو بدلنا ہمارے اختیار میں نہیں لیکن جتنا اختیار میں ہے اتنا تو بدلیں۔

3۔ اجتماعی مطالعہ: ایک وقت ایسا ہو جب گھر کے سبھی افراد بوڑھے، جوان، بچے اور عورتیں موجود ہوں، انہیں ان کی عمر اور ذوق کے حساب سے کتابیں لا کر دیں اور صرف اس پر اکتفا نہ کریں بلکہ کم از کم ایک گھنٹہ سب کو ساتھ میں لے کر بیٹھیں اور مطالعہ کریں، اس سے ایک تو ہمیں ساتھ میں وقت بتانے کا موقع مل جائے گا دوسرا مطالعے کی عادت پیدا ہو جائے گی اور ایک ریڈر ہی ہمیشہ لیڈر ہوا کرتا ہے۔

4۔ نوجوانوں کو ٹور پر لے جایا جائے: دیکھئے نوجوانوں کی نفسیات، ان کے شوق اور خواہشات کو مدنظر رکھ کر اسی حساب سے دینی جذبہ پیدا کرنا ضروری ہے تاکہ نوجوانوں میں بوریت اور بیزاری بھی نہ ہو اور وہ دین کے راستے پر بھی آجائیں، اور نو عمری میں ہر شخص کو گھومنے کا شوق ہوتا ہے تو کیوں نہ اس شوق کو علماء اسلامی اقدار پیدا کرنے کے لیے استعمال کریں، اور ان کو دین کی بنیادی تعلیمات اور اسکولوں کالجوں میں اپنی بہنوں کی حفاظت کے طریقے سکھائیں۔

5۔ کام خود کریں اور نام گاؤں کا ہو: مثلاً خدمت خلق کا جو بھی کام کریں تو ظاہری بات ہے فنڈنگ تو چند ہی لوگ کریں گے مگر نام گاؤں کا دیا جائے لہٰذا اس مشن کے تحت جتنے بھی کام ہوں گے ان پر کسی کا نام نہیں ہوگا بلکہ صرف مشن تقویت امت اور گاؤں کا نام لکھا ہوگا اس سے گاؤں والوں کے ایک دوسرے پر اعتماد میں مزید اضافہ ہوگا، اور اجتماعیت کو تقویت ملے گی اور اس خدمت خلق کے ذریعہ نوجوانوں کو ایک ایکسائٹمنٹ والی مشغولیت بھی مل جائے گی۔

6۔ اسکول و کالج و یونیورسٹیز کی چھٹی کے موقعوں پر ان کو مدارس کے ماحول میں طلبا کے ساتھ کچھ دن قیام کروایا جائے تاکہ انہیں ایک دوسرے سے بات کرنے اور ایک دوسرے کی خوبیوں اور کمیوں کو سمجھنے کا موقع ملے اور دوریاں کم ہوں، کیوں کہ ہوتا یہ ہے اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کے اکثر اسٹوڈنٹس دینی بیک گراؤنڈ سے نہیں آتے ہیں اور وہاں کے ماحول عموماً اسلام مخالف ہوتے ہیں یعنی ان کے ذہنوں میں اسلام کے تعلق سے صحیح معلومات پہنچنے سے پہلے غلط معلومات پہنچ رہی ہوتی ہیں اور وہاں ان شبہات کو دور کرنے کا کوئی پروپر سورس بھی موجود نہیں ہوتا اس سے نمٹنے کا قلیل المدتی طریقہ یہی ہے کہ انہیں کچھ عرصہ صحیح معلومات والے دینی ماحول میں رکھیں اس سے وہ اپنے شبہات کو دور بھی کر سکیں گے اور مدرسے کے طلبا کو بھی پتہ لگ سکے گا کہ آج کل کے جدید ذہنوں میں کس قسم کے شبہات پیدا ہو رہے ہیں اور قرآن و حدیث کی روشنی میں ان کا جواب کیسے دیا جا سکتا ہے۔

7۔ اب پورے گاؤں کو مفت درس گاہ اور یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا جائے: جو لوگ بڑی عمر کے ہو چکے ہیں یا چھوٹی عمر کے باوجود کسی وجہ سے آپ ان کو اداروں میں لا کر کورس کرا نہیں سکتے تو کیوں نہ ان کے اوقات و ضرورت کے مطابق اپنے کورسز بنائے جائیں یعنی ہر ضرورت کے لیے شارٹ ٹرم یا اتواری پریکٹیکل کورس تیار کیے جائیں مثلاً اخلاق تربیت کا کورس، بچوں کی تربیت کا کورس، خدمت خلق کورس ایسے سینکڑوں کورسز تیار کیے جائیں، یعنی یوں سمجھئے کہ پورا گاؤں ایک یونیورسٹی ہے جہاں ہر شخص کو وہ جتنی حیثیتوں سے زندگی گزار رہا ہے ان حیثیتوں کو سامنے رکھ کر اس کے لیے دینی اور دنیوی منافع دونوں پہلوؤں سے عملی کورس بنایا جائے بس عام یونیورسٹی اور اس یونیورسٹی میں فرق یہ ہوگا کہ لوگ پڑھنے یونیورسٹیز میں جاتے ہیں، مگر یہاں یونیورسٹی یعنی آپ سے متعلق فیلڈ کے استاذ خود اٹھ کر آپ کے پاس آئیں گے اور اس یونیورسٹی کا انفراسٹرکچر خود گاؤں ہوگا۔

ان شاء اللہ ہم آنے والے دنوں میں ایسے کورسز تیار کریں گے اور یہ سارے کورسز مفت میں ہوں کیوں کہ ہم نبی کے وارث ہیں نبی نے اپنی زندگی فاقوں پر یا بدیوں کے سہارے گزاری ہے تو ہمیں بھی اسی کی پیروی کرنے کو عزیمت سمجھنا ہوگا، ہر نبی نے اپنی دعوت پہنچانے کے بعد کہا ہے وما اسئلکم علیہ من اجر نیز مفت اس لیے بھی کہ گاؤں کے اجتماعی بزنس اور اپنے سائڈ بزنس سے ہماری ضروریات زندگی کا سامان میسر آ رہا ہوگا اور ہم ضرورت سے زیادہ پیسے کمانے کی لالچ ختم کر چکے ہوں گے۔

8۔ پارک بنایا جائے: اگر اتنی استطاعت ہو گاؤں والوں کے پاس تو ایک کمیونٹی پارک بنایا جائے جس میں ہر طرف احادیث لکھی ہوئی ہوں، سائنس و ریاضی کے فارمولے لکھے ہوئے ہوں، اور جہاں ریاضت بدنی کے آلات بھی موجود ہوں۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آرا، سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

The Urdu Daily WATTAN

روزنامہ وطن سرینگر

باقیات

101

ہو رہا ہے جس کی ایک کڑی کے تحت سرینگر میں بدھ کو بھی سخت ترین گرمی ریکارڈ کی گئی۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سرینگر میں بدھ کو بھی دن بھر شدید گرمی کی لہر جاری رہی جس دوران درجہ حرارت **35.6** ڈگری سیلشس ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق سرینگر میں بدھ کو دن کا درجہ حرارت **35.6** ڈگری ریکارڈ کیا گیا جبکہ اس کے ساتھ ساتھ قاضی گنڈ میں دن کا درجہ حرارت **34.5** ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ جبکہ اس کے علاوہ کپواڑہ میں بھی دن کا درجہ حرارت **34.4** ڈگری سے اوپر رہا۔۔ محکمہ موسمیات کے مطابق جموں میں بھی گرمی کی شدید لہر جاری ہے۔ محکمہ کے مطابق وادی کشمیر میں آئندہ چند دونوں میں موسم میں تبدیلی آنے کے امکانات ہے۔ اس دوران محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ وادی کشمیر میں آئندہ **24** گھنٹوں میں ہلکی سے درمیانی درجے کی بارشیں ہونگی جس کے بعد گرمی کی لہر میں کمی ہوگی۔ اسی دوران شدت گرمی کی تپش سے بچنے کیلئے نوجوانوں کی طرف سے ندی نالوں اور دریاؤں کا رخ کیا جاتا ہے اور گرمی سے راحت پانے کیلئے وہ تیراکی کا بھی مزہ لیں رہے ہیں۔و

102

اور مئی **2024** تک جاری رہنے والی انتہائی ریکارڈ توڑ گرمی نے پورے ایشیائی براعظم پر شدید اثرات مرتب کیے۔ ایشیا ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق اپریل **2024** میں شدید گرمی نے جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کو متاثر کیا، جس سے بھارت، فلپائن، بنگلا دیش، انڈونیشیا، ملائیشیا اور میانمار جیسے ممالک متاثر ہوئے۔ گرمی کی ان لہروں نے دنیا کے سب سے زیادہ گنجان آباد علاقوں کو بری طرح متاثر کیا، جس سے صحت، معیشت اور تعلیم کے شعبوں میں بہت زیادہ نقصان ہوا۔ دنیا میں اس دوران **5** ارب افراد انتہائی درجہ حرارت میں رہے، بھارت میں اب تک کی سب سے طویل ہیٹ ویو ریکارڈ کی گئی جو مئی کے وسط میں شروع ہوئی تھی، اور پارہ **50** ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ گیا، بھارت میں **61** کروڑ **90** لاکھ افراد کو شدید گرمی کا سامنا کرنا پڑا، شدید ہیٹ اسٹروک کے **40** ہزار سے زائد کیسز رپورٹ ہوئے، اور **800** افراد ہلاک ہوئے۔ سعودی عرب میں حج کے دوران گرمی کے نتیجے میں **1300** لوگ جان سے گئے، سعودی عرب کے بعض شہروں میں پارہ **50** ڈگری سے بھی تجاوز کر گیا۔ امریکا کو بھی لگاتار ہیٹ ویو کا سامنا رہا، جنوبی ریاستوں میں پارہ **52** ڈگری ریکارڈ کیا گیا۔ چین میں جون کے ماہ میں گرمی پڑنے کا نیا ریکارڈ بن گیا، مختلف شہروں میں درجہ حرارت **50** ڈگری کو چھو گیا۔ ورلڈ ویدر ایٹریبیوشن کے مطابق مغرب میں اسرائیل، فلسطین، لبنان اور شام سے لے کر مشرق میں میانمار، تھائی لینڈ، ویتنام اور فلپائن تک، ایشیا کے بڑے علاقوں میں کئی دنوں تک درجہ حرارت **40** ڈگری سینٹی گریڈ سے زیادہ رہا۔

103

کہ ندا بھارتیہ جن سنگھ کے بانی ڈاکٹر شیاما پرشاد مکھرجی کے یوم پیدائش کی تقریبات کے سلسلے میں دورہ کریں گے جو کہ **6** جولائی کو بھی ہے، جنہوں نے جموں و کشمیر میں اجازت نامے کے نظام کو ختم کرنے اور سابقہ ریاست کے مکمل انضمام کے لیے اپنی جان قربان کر دی تھی۔ جموں کشمیر کے ایگزیکٹو اور عہدیداروں کی میٹنگ میں پارٹی کے قومی جنرل سیکرٹری اور انچارج ترون چگ، مرکزی وزیر، ڈاکٹر جتیندر سنگھ، شریک انچارج آشیش سود، بی جے پی جموں و کشمیر کے صدر، رویندر رینا، پارٹی جنرل سیکرٹری شرکت کریں گے۔ ذرائع نے بتایا کہ پارٹی میٹنگ بی جے پی جموں و کشمیر کے صدر رویندر رینا کی صدارت میں منعقد ہوئی جس میں تفصیلی غور وخوض کیا گیا اور ایگزیکٹو میٹنگ کی تیاریوں کو حتمی شکل دی گئی۔

104

سیسمولوجی (این سی ایس) کے مطابق زلزلے کا مرکز عرض البلد **36.10** شمال، طول البلد **74.81** مشرق، **150** کلومیٹر کی گہرائی میں واقع تھا۔ انہوں نے کہا کہ زلزلہ صبح کے وقت پیش آیا اور اس میں کسی جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جموں کشمیر اور خطہ لداخ میں زلزلے کے جھٹکے اکثر ریکارڈ کئے جاتے ہیں۔

105

و کشمیر میں دہشت گردی کے خلاف ہماری لڑائی، ایک طرح سے، آخری مرحلے میں ہے۔ ہم وہاں دہشت گردی کے باقی ماندہ نیٹ ورک کو ختم کرنے کے لیے کثیر الجہتی حکمت عملی کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں"۔ صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک کا جواب دیتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ گزشتہ کئی دہائیوں کے دوران بند، ہڑتالیں، دہشت گردی کی دھمکیاں اور بم دھماکوں کی کوششیں جمہوریت پر ایک سیاہ سایہ کی طرح رہی ہیں۔ انہوں نے کہا، اس بار لوگوں نے آئین پر اٹل اعتماد کے ساتھ اپنی قسمت کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا "میں خاص طور پر جموں و کشمیر کے ووٹروں کو مبارکباد دیتا ہوں"۔ انہوں نے یہ بھی نوٹ کیا کہ سیاحتی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں اور نئے ریکارڈ بنا رہی ہیں اور سرمایہ کاری بھی بڑھ رہی ہے۔ وزیراعظم مودی نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ جموں و کشمیر میں حالیہ لوک سبھا انتخابات میں ووٹنگ کے اعداد وشمار گزشتہ چار دہائیوں کے ریکارڈ کو توڑنے والے ہیں۔ وہ ہندوستان کے آئین، ہندوستان کی جمہوریت، ہندوستان کے الیکشن کمیشن کو قبول کرتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی کامیابی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے بدھ کو بدعنوانی اور کالے دھن کے خلاف مزید کریک ڈاؤن کا عزم کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے بدعنوانوں کے خلاف سخت ترین کارروائی کرنے کیلئے جانچ ایجنسیوں کو "مکمل آزادی" دی ہے۔ صدر کے خطاب پر شکریہ کی تحریک کا جواب دیتے ہوئے مودی نے زور دے کر کہا کہ بدعنوانی کے خلاف کارروائی کرنا این ڈی اے حکومت کا مشن ہے نہ کہ انتخابی فوائد کا معاملہ ہے۔ انہوں نے کہا "میں بلا جھجک بتانا چاہتا ہوں اور اہل وطن کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے ایجنسیوں کو کرپٹ اور بدعنوانی کے خلاف سخت ترین کارروائی کرنے کی پوری آزادی دی ہے۔ حکومت کہیں بھی مداخلت نہیں کرے گی۔" وزیراعظم مودی نے کہا "ہاں، انہیں (تحقیقاتی ایجنسیوں) کو ایمانداری سے کام کرنا چاہیے۔ کرپشن میں ملوث کوئی بھی شخص قانون کی گرفت سے نہیں بچ سکے گا۔ یہ مودی کی ضمانت ہے۔"

106

پر زخمی ہو گئے جن کو علاج کیلئے ہوائی جہاز سے ملٹری ہسپتال اودھم پور پہنچایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ زخمی ہونے والے اہلکاروں کی شناخت کوئے اے کے سپاہی انیل کمار اور ستویر سنگھ کے طور پر ہوئی ہے۔ دفاعی ترجمان نے اسکی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ دونوں فوجی اہلکاروں کی حالت اسپتال میں مستحکم ہے۔

107

انڈیا کے مطابق بدھ کے روز سرینگر کی عیدگاہ کے علاقے عمر کالونی میں زبردست آگ لگنے سے ایک مسجد اور کئی مکانات کو نقصان پہنچا۔ ذرائع نے بتایا کہ بتایا کہ عمر کالونی کے علاقے میں آج صبح آگ لگ گئی اور اس کے فوراً بعد فائر ٹینڈر موقع پر پہنچ گئے۔ انہوں نے بتایا کہ جب تک فائر ٹینڈر پہنچے، ایک مقامی مسجد اور کئی مکانات کو نقصان پہنچا۔ جبکہ کافی کوششوں کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔ واضح رہے کہ وسطی کشمیر کے ضلع سری نگر کے بہور کدل علاقے میں **24** جون کو بہوری کدل علاقے میں آتشزدگی کے بڑے واقعے میں کروڑوں کی املاک جل کر راکھ ہوگئی ہیں اور اس کے نتیجے میں دو فائر مین سمیت کم از کم سات افراد زخمی ہو گئے ہیں۔ ذرائع نے بتایا کہ آگ گزشتہ ہفتے پیر کی دوپہر بوہری کدل علاقے میں لگی۔ اطلاع ملنے کے فوراً بعد، افراد اور مشینری کو موقع پر متحرک کر دیا گیا، اور شہری آبادی بھی امدادی کارروائی میں شامل ہوگئی،" اہلکار نے مزید کہا، "شعلوں نے وقت کے ساتھ ساتھ مزید بھڑکایا۔ ریسکیو آپریشن کو تیز کر دیا گیا اور مزید فائر ٹینڈرز اور عملے نے آگ بجھانے کے لیے کام کیا اور کئی گھنٹوں کی مسلسل کوششوں کے بعد آگ پر قابو پالیا گیا۔ واقعے میں ہونے والے نقصانات کی تفصیلات بتاتے ہوئے اہلکار نے بتایا کہ دو، تین منزلہ، زیریں منزل میں چار دکانوں والی مساجد، قرآنی تعلیم کے لیے استعمال ہونے والی مسجد کی بالائی منزل: گراؤنڈ اور پہلی منزل میں دکانوں کے ساتھ تین تجارتی عمارتیں: ایک چار منزلہ عمارت اور دو تین منزلہ عمارتاس کے علاوہ، آگ کی وجہ سے، اہلکار کے مطابق، گراؤنڈ فلور میں دو کریانہ دکانوں والے دس رہائشی مکانات کو کافی نقصان پہنچا۔ اس واقعے میں گھریلو سامان، کریانہ اشیاء، ہوزری، کاسمیٹکس، سامان، بستر کی اشیاء اور دیگر اشیاء کو شدید نقصان پہنچا۔ اس کے علاوہ ایک سکوٹی بیئرنگ رجسٹریشن نمبر **JK01AL 1540** اور باقی تمام مکانات اور تجارتی عمارتوں کو پانی کی وجہ سے بالواسطہ نقصان پہنچا ہے۔ دو فائر فائٹرز جن کی شناخت ساحل رینا اور بشیر احمد کے طور پر ہوئی ہے، پانچ شہریوں کے ساتھ ریسکیو آپریشن کے دوران زخمی ہوئے ہیں۔ دریں اثناء گزشتہ روز جنوبی کشمیر کے اننت ناگ میں منگل کی رات آگ لگنے کے واقعے میں گیارہ رہائشی مکانات اور آٹھ دکانیں جل کر خاکستر ہوگئیں۔ ذرائع نے بتایا کہ آگ کل رات اس علاقے کے رہائشی مکانات میں سے ایک میں لگی اور تیزی سے قریبی گھروں تک پھیل گئی جس سے دس مکانات کو بڑے پیمانے پر نقصان پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعے میں آٹھ دکانیں بھی جل گئیں۔ وی او آئی نمائندے کے مطابق آگ نمودار ہونے کے ساتھ ہی مقامی لوگوں اور فائر اینڈ ایمرجنسی عملہ نے بچاؤ کارروائیاں شروع کیں تاہم آگ نے بھیانک رُخ اختیار کرتے ہوئے ایک کے بعد ایک رہائشی مکان کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ مقامی لوگوں کے مطابق آگ کے شعلے دور دور تک دکھائی دے رہی تھی۔ آگ کی لپیٹ میں آئے رہائشی مکانات سے تمام افراد کو بحفاظت باہر نکالا گیا۔ ذرائع کے مطابق اس آگ کی واردات میں درجنوں کنبے اپنے آشیانوں سے محروم ہوگئے اور کروڑوں کی املاک تباہ ہوگئیں۔ اس طرح سے وادی کشمیر میں مختلف جگہوں سے آگ کی مختلف وارداتوں میں کروڑوں روپے مالیت کی املاک تباہ ہوگئیں۔ واضح رہے کہ اس سرحدی ضلع کپوارہ میں بھی گزشتہ ہفتے آگ کی متعدد وارداتیں رونما ہوئی تھیں جن میں ایک مدرسہ کو بھی نقصان پہنچا تھا۔

108

بات چیت کی۔ جموں میں مقیم دفاعی ترجمان نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ فوجی سربراہ جنرل اوپیندر دیودی بدھ کی صبح جموں پہنچ گئے جس کے بعد شمالی کمان کے فوجی کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل نوین سچیندرا اور فوج کے نائٹ وائٹ کارپس کمانڈر اور دیگر انتظامیہ کے آفیسران کے ہمراہ پونچھ اور راجوری میں کنٹرول لائن کے علاقوں کا دورہ کیا اور وہاں سیکورٹی صورتحال کے ساتھ ساتھ آپریشنل تیاریوں کا بھی جائزہ لیا۔ اس موقعہ پر انہوں نے پونچھ اور راجوری کے جنگلات میں جاری تلاشی آپریشن کے بارے میں بھی جانکاری حاصل کرلی۔ دورے کے دوران فوجی سربراہ کا کہنا تھا کہ فوج کے حوصلے بلند ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجموعی طور پر قومی سلامتی کے چیلنج ہیں۔ آرمی چیف نے کہا کہ بھارت اور چین کے مابین بھارت کی مشترکہ اپروچ زمین پر ظاہر ہو رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان کو "دو محاذ" خطرے کی صورتحال سے نمٹنے کے لئے تیار رہنا پڑے گا۔ دورے کے دوران آرمی چیف نے **93** انفنٹری بریگیڈ کے کچھ سابق فوجیوں سے بھی بات چیت کی۔ خیال رہے کہ جنرل دویدی، جنھوں نے **2022** سے **2024** تک شمالی کمان کے جنرل آفیسر کمانڈنگ ان چیف کے طور پر کام کیا تھا، اب مئی میں واپس جموں چلے گئے۔ آرمی چیف کا جموں و کشمیر کا دورہ جاری امرناتھ یاترا اور خاص طور پر جموں خطہ کے مختلف اضلاع میں دہشت گردی کے ہینڈلروں کی طرف سے علاقے میں اپنی سرگرمیوں کو پھیلانے کی کوششوں کا مقابلہ کرنے کیلئے بڑے پیمانے پر انسداد دہشت گردی آپریشنز کے پیش نظر اہمیت کا حامل ہے۔

109

امرناتھ یاترا جاری ہے۔ **29** جون سے شروع ہوئی امرناتھ یاترا میں ملک کے مختلف حصوں سے **74,000** سے زیادہ یاتریوں نے گپھا کا بھی تک درشن کیا اور وہاں پوجا بھی کی۔ حکام نے بتایا کہ منگل کی شام تک **22,715** یاتریوں نے امرناتھ گپھا کا درشن کیے تھے۔ اس کے ساتھ ہی یاترا شروع ہونے کے بعد سے گزشتہ چار دنوں کے دوران درشن کرنے والے یاتریوں کی کل تعداد **74,696** ہوگئی ہے۔ دریں اثنا، **5725** یاتریوں کا **6** واں کھیپ جموں کے بھگوتی نگر یاتری نواس میں کیمپ سے امرناتھ گپھا کے درشن کیلئے وادی کشمیر روانہ ہوا۔ حکام نے بتایا کہ یاتری صبح **238** گاڑیوں میں سوار ہوکر بیس کیمپ سے روانہ ہوئے۔ ان میں **4481** مرد، **1034** خواتین، **25** بچے، **173** سادھو اور **12** سادھویاں (خواتین سادھو) شامل ہیں۔ ان میں سے **2514** یاتری بالتال سے اور **3211** پہلگام میں کیمپ کیلئے روانہ ہوئے۔ یہ یاتری شام تک اپنے اپنے بیس کیمپ پہنچ جائیں گے جہاں سے سخت حفاظتی اقدامات کے تحت صبح سویرے گپھا کی طرف روانہ ہوں گے۔ ع

110

خونین رقص جاری ہے اور سرکاری اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ پانچ ماہ کے دوران المناک سڑک حادثات میں **346** افراد لقمہ اجل بن گئے۔ سرکاری اعداد وشمار سے پتہ چلتا ہے کہ گزشتہ پانچ ماہ میں سڑک حادثات میں کل **346** جانیں ضائع ہوئیں اور اوسطاً روزانہ دو اموات ہوتی ہے۔ اعداد وشمار کے مطابق پانچ ماہ کے دوران جموں و کشمیر میں **2,318** سڑک حادثات پیش آئے جس کے نتیجے میں **346** افراد ہلاک اور **3,089** زخمی ہوئے۔ ان حادثات میں سے **262** جان لیوا اور **2,056** غیر مہلک واقعات تھے۔ اعداد وشمار بتاتے ہیں کہ جموں ضلع میں حادثات میں **70** افراد ہلاک ہوئے جبکہ ادھم پور میں **40** اموات ہوئیں۔ اسی طرح سے بارہمولہ ضلع میں سب سے زیادہ **19** اموات ریکارڈ کی گئیں، اس کے بعد کولگام میں **18** اموات ہوئیں۔ اعداد وشمار مزید بتاتے ہیں کہ جموں ضلع میں سب سے زیادہ **467** حادثات ریکارڈ کیے گئے اور سرینگر ضلع کے بعد **201** حادثات ہوئے۔ سڑک حادثات پر قابو پانے اور لوگوں کے تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے ٹریفک پولیس نے رواں سال مئی تک کل **612,842** چالان جاری کیے ہیں جن میں **425,972** عدالتی چالان اور **186,869** کمپاؤنڈ چالان شامل ہیں۔ ماہرین نے حادثات کو روکنے کے لیے عوامی تعلیم، سڑکوں کی بہتری اور سخت قانون کے نفاذ پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ سڑک کی حفاظت کے اقدامات اور آگاہی مہمیں مسافروں کی زندگیوں کے تحفظ اور سڑک حادثات کی المناک تعداد کو کم کرنے کیلئے بہت اہم ہیں۔

111

میں واضح کیا گیا کہ کشمیر ڈسکام تمام سمارٹ میٹر والے صارفین کو پری پیڈ موڈ میں تبدیل کر رہا ہے، **1.22** لاکھ صارفین پہلے ہی اس سسٹم میں تبدیل ہو چکے ہیں۔ ترجمان نے مزید کہا کہ سمارٹ میٹرڈ صارفین کی پری پیڈ موڈ میں منتقلی آخری مرحلے میں ہے اور پوسٹ پیڈ پر واپس جانے کا کوئی آپشن نہیں ہے۔ خیال رہے کہ محکمہ کے پی ڈی سی ایل شہر سرینگر میں بجلی

112

اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا "شاہراہ پر سفر کرنے کے دوران اگر گاڑی میں کوئی خرابی ہوتی ہے تو اسے ٹھیک نہیں کر پائیں گے کیونکہ سڑک پر ایسی کوئی سہولت دستیاب نہیں ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ نیٹ ورک کی کمی کی وجہ سے اس سڑک پر سفر کرنے سے گھنٹوں تک رابطہ منقطع ہوجاتا ہے اور ایمرجنسی یا حادثے کی صورت میں کوئی ایمرجنسی کال نہیں کی جاسکتی ہے۔ اس لیے بہت سے لوگ اس سڑک پر سفر کرنے سے گریز کرتے ہیں۔ مسافروں نے حکومت پر زور دیا کہ وہ مسائل کا نوٹس لے اور سڑک کے ساتھ ساتھ بہتر سہولیات فراہم کرے تاکہ زیادہ سے زیادہ سیاح علاقے کا دورہ کرسکیں۔

113

پورہ سونوائی وڈورا سوپور کے پل کے قریب نالہ پہرو میں اس وقت ڈوب گیا جب وہ نالے میں نہانے کے دوران غرقاب ہوگیا۔ معلوم ہوا ہے کہ احتشام شفیع ولد محمد شفیع لون ساکن نئی پورہ بومئی سوپور نالے میں نہانے کے دوران ڈوب گیا جس کے بعد وہاں بچاؤ آپریشن شروع کردیا گیا اور نوجوان کی نعش برآمد کرنے کیلئے آپریشن شروع کردیا گیا۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ نوجوان نالے میں ڈوب گیا جس کے بعد وہاں بچاؤ آپریشن شروع کر دیا گیا اور نوجوان کی نعش برآمد کرنے کیلئے کارروائی شروع کردی گئی ہے۔

114

یوگی آدتیہ ناتھ نے چہارشنبہ کو ہاتھرس پہنچ کر عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے اسپتال جاکر زخمیوں کا حال دریافت کیا اور ڈاکٹروں کو مناسب ہدایات دیں۔ ہاتھرس حادثہ میں مرنے والوں کی تعداد **121** ہوگئی، منتظمین کے خلاف ایف آئی آر درج یوگی آدتیہ ناتھ نے چہارشنبہ کو ہاتھرس پہنچ کر عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ ہیں۔ وائس آف انڈیا کے مطابق اتر پردیش میں ہاتھرس ضلع کے سکندرارا ؤ علاقے میں منگل کو ایک ستسنگ پروگرام کے دوران بھگدڑ سے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر **121** ہوگئی ہے، جب کہ **35** ہاتھرس، آگرہ اور علی گڑھ کے اسپتالوں میں زیر علاج ہیں۔ مرنے والوں میں سے **19** کی شناخت ابھی باقی ہے جب کہ **28** زخمیوں کی شناخت ہوچکی ہے۔ مرنے والوں میں **114** خواتین بھی شامل ہیں۔ وزیر اعلی کے چیف سکریٹری منوج کمار سنگھ اور پولیس کے ڈائریکٹر جنرل پرشانت کمار منگل کی رات ہی ہاتھرس پہنچے اور راحت و بچاؤ کے کام کی ہدایت دی، جبکہ یوگی حکومت کے تین وزیر لکشمی نارائن، سندیپ سنگھ، اسیم ارون بھی موقع پر موجود ہیں۔ وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے چہارشنبہ کو ہاتھرس پہنچ کر عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ کی اور صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے اسپتال جاکر زخمیوں کا حال دریافت کیا اور ڈاکٹروں کو مناسب ہدایات دیں۔

PUBLIC NOTICE

I MOHAMMAD SULIMAN SHEIKH S/O GHULAM HASSAN SHEIKH R/O NOOR BAGH SHEIKH COLONY S .R GUNJ SRINAGARS HAS WRONGLY MENTIONED IN ADHAAR CARD AS MY NAME AS SULIMAN AHMED SHAIKH INSTEAD OF MOHAMMAD SULIMAN SHEIKH. NOW I WANT TO CHANGE IT IF ANY BODY HAVING ANY OBJECTION IN THIS REGARD HE/SHE MAY CONTACT CONCERN AUTHORITY WITH 7 DAYS AFTER THAT NO OBJECTION SHALL BE ENTERTAINED.

OFFICE OF THE PRINCIPAL

GOVERNMENT MEDICAL COLLEGE BARAMULLA

E-Tender Notice for Running of Canteen atAssociated Hospital GMC Baramulla

Bid Reference No:08-GMCB of 2024, Dated:01-07-2024

On behalf of Lt. Governor of Jammu & Kashmir Union Territory, e tenders are invited through Principal, Government Medical College Baramulla for running of Canteenfrom the registered, reputed, and licensed Agencies/Contractors, who are having experience of minimum one year in running of Canteen in reputed organizations (viz. PSUs, Govt. units, Semi Govt. units, Corporate offices, Hospitals, Hotel industry etc.)asper the Annexure "A".The tender document can be downloaded from the website www.gmcbaramulla.comand www.jktenders.gov.in w.e.f. 01-07-2024 to20-07-2024.

The tender details and schedules as per following.

Item Description	Tenderfee	EMD
Running of Canteen at Associated Hospital GMC Baramulla	1,000	50,000
Date & Time of release of bid	01/07/2024 (04:00PM)	
Last date for entertaining any clarification/representation	03/07/2024 (09:00AM)	
Online bid submission date	03/07/2024 (09:00AM)	
Last date for submission of online bids	20/07/2024 (01:30PM)	
Opening of Technical bids	23/07/2024 (11:00AM)	

- Any query to clear can be done through email id on principalmedicalcollegebla@gmail.com.
- The competent authority reserves the right to accept or reject the tenders received or cancel the whole tendering process without assigning any reason thereof.

Sd/- Principal/Dean
Govt. Medical College, Baramulla

DIPK-2250/24
Dtd. 02-06-2024

Government of Jammu & Kashmir

Office of the Executive Engineer (R&B) Division Bandipora.

CORRIGENDUM

Subject: - 1. Upgradation of Chopan Mohalla Quil road by way of P/L 75mm thick wet mix macadam, 50mm thick bituminous macadam and 25 mm thick-semi dense with 6mm thick seal coat (Machine mix laid with paver)
2. Construction of Link road from PMGSY road to Malik Mohalla Right side at Aloosa by way of P/L 75mm thick wet mix macadam, 50mm thick bituminous macadam and 25 mm thick-semi dense with 6mm thick seal coat (Machine mix laid with paver).

Ref:- Fresh e-NIT No: 18 of 2024-25 Dated: 15-06-2024.

Due to poor response the bid submission end date of above subjected works advertised vide this office Fresh e-NIT No. referred above is hereby extended up-to 05-07-2024 at 4:00 PM and the same will be opened on 06-07-2024 at 10:30 AM in the office of Executive Engineer (R&B) Division Bandipora. (Tender Receiving Authority).

All other terms and conditions of the said NIT shall remain unchanged.

Sd/- Executive Engineer
R&B Division Bandipora.

DIPK-2248/24
Dtd. 02-06-2024

کافر کافر کا کھیل کب تک

تحریر
ڈاکٹر علیم خان فلکی

ہر شخص کی زبان پر یہ ہے کہ ہماری قوم میں اتحاد نہیں، ہمارے پاس صحیح لیڈرشپ نہیں ہے۔ اتحاد نہیں ہونے کے اسباب یوں تو اور بھی ہیں لیکن سب سے اہم سبب یہی ہے کہ ہر شخص جیبوں میں اپنے استاذوں، علما، پیروں اور مرشدوں کے دیئے ہوئے "کافر، کافر" کے فتوے لے کر گھوم رہا ہے۔ جو خنجر سے زیادہ خطرناک ہیں۔ یوں تو یہ روش تاریخ میں خلفائے راشدین کے دور میں ہی شروع ہوچکی تھی، لیکن ہندوستان میں 1857 کی جنگِ آزادی کے بعد کرونا کی طرح پھیل گئی۔ آج صورتِ حال یہ ہے کہ فاشسٹوں نے صدیوں بھائیوں کی طرح رہنے والے معصوم ہندو ذہنوں میں جو فرقہ پرستی کا زہر گھول دیا ہے، اس کی وجہ سے کسی بھی مسلمان کو دیکھتے ہی آج کسی بھی ہندو کے ذہن میں جو چلنے لگتا ہے، وہ ہر مسلمان محسوس کرسکتا ہے، لیکن خود مسلمانوں کے اندر ایک دوسرے کو دیکھ کر جو ذہنوں میں چلنے لگتا ہے وہ یہ کہ سامنے والا کس مسلک، کس جماعت اور کس عقیدے کا مسلمان ہے؟ دیوبندی ہے؟ بریلوی ہے؟ اہلِ حدیث ہے یا شیعہ؟

ان مسلکوں کے بانیان Founders کے عظیم کارناموں کو بیان کرنے کے لیے ضخیم کتابیں درکار ہیں۔ انہی کی وجہ آج جتنی قرآن کی تفسیریں، حدیثوں کی شرحیں، فقہ کی بحثیں، تصوف کی دلیلیں، کتاب اللہ کتاب السنہ کی تاویلیں ہیں وہ زندہ ہیں اور روز بروز وسیع سے وسیع تر ہوتی جارہی ہیں۔ انہی علما کی محنتوں کا نتیجہ ہے کہ آج گلی گلی حافظ، عالم، مفتی، پیرومرشد، مدرسے، جلسے اور جلوس، درگاہیں، اور خانقاہیں مل جاتے ہیں۔ انہی کی وجہ سے گاؤں گاؤں اللہ اکبر کی صدائیں تو بہرحال گونجتی ہیں۔ ان تمام احسانات کے باوجود ایک نادانستہ غلطی نے "لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی" کے مصداق آج امت کے اتحاد کو پارہ پارہ کردیا۔ انہی کی وجہ سے آج جتنے مسالک اور فرقے ہیں پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہوچکے ہیں بلکہ ایک متوازی اسلام بن چکے ہیں، ہر مسلک 73 واں فرقہ ہے، باقی سارے دوسرے مسلکوں، جماعتوں اور فرقوں کی رینکنگ 72 یا اس سے کم ہے۔

مغلیہ حکومت کے خاتمے کے بعد

قیادت کی مکمل باگ ڈور علما اور مشائخین کے ہاتھ میں آگئی۔ کوئی مسلمان ایسا نہ رہا جو کسی نہ کسی عالم یا پیر سے جڑا نہ رہا۔ عقیدت کا یہ عالم رہا کہ جب بات مذہب کی آئے تو کوئی نہ ابوالکلام آزاد جیسے لیڈر کی سنتا اور نہ علامہ اقبال جیسے مفکر کی۔ علما یا مشائخین نے جس چیز کو اسلام قرار دے دیا، بھولے بھالے لوگوں نے اسی کو اسلام مان لیا ہے۔ علما یا مرشد کا تصور ذہنوں میں اس قدر مضبوط بٹھادیا گیا جس قدر شودروں کے دماغ میں برہمن کا۔ تاریخ نے ایک بہترین موقع دیا تھا کہ علما اور مشائخین اس قیادت کا فائدہ اٹھاتے اور انگریزوں کے مقابلے میں امت مسلمہ کو متحد کرکے صف آرا کردیتے، کیونکہ اُس وقت جنگِ آزادی کی قیادت صرف مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی۔ ہندو لیڈرشپ ابھی پرورش پارہی تھی۔ جب 1857 کی جنگ کے بعد انگریز نے یہ دیکھ لیا کہ مسلمانوں کا متحد رہنا ایک خطرہ ہے، اس نے مسلمانوں کو پہلے ہندو سے لڑوادیا۔ 1870 میں دیانند سرسوتی کو استعمال کرکے آریہ سماج بنوائی اور گورکھشا کی تحریک شروع کرواکر کئی ہندو مسلم فسادات کروادیئے۔ 1872 میں بنکم چند سے وندے ماترم لکھوا کر مسلمانوں کے خلاف تمام تعلیم یافتہ ہندوؤں کا کھڑا کردیا۔ یہ تفصیل راقم الحروف کی کتاب "وندے ماترم۔ قومی ترانہ یا دہشت گرد ترانہ؟" میں موجود ہے، آپ چاہیں تو منگوا سکتے ہیں۔ اس کے بعد 1877 میں کچھ بریلویوں کو مکہ بھیج کر دیوبندیوں اور اہلِ حدیث کے خلاف مشرک ہونے کے فتوے منگوائے۔ جوں ہی فتوے ہندوستان پہنچے، محلہ محلہ مسجدوں پر قبضوں کے لیے لڑائی جھگڑے شروع ہوگئے، کئی قتل ہوئے۔ جنگِ آزادی کی قیادت مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گئی، اور ایسے نکلی کہ جنگِ آزادی کی تاریخ سے ہی ان کا نام نکل گیا۔ جو تاریخ آج ہندوستان میں پڑھائی جارہی ہے اس میں لگتا ہی نہیں کہ مسلمانوں نے جنگِ آزادی میں کبھی حصہ بھی لیا تھا، حالانکہ سب سے زیادہ قربانیاں دینے والے صرف مسلمان تھے۔ دیوبندی، بریلوی دشمنی اس قدر بڑھی کہ بے شمار شرمناک واقعات جنم لینے لگے، اور آج تک ہندوستان، پاکستان میں وہی واقعات دوہرائے جارہے ہیں۔ تہمتوں، بدگمانیوں، مناظروں کے ذریعے تحقیر، تکفیر، پولیس اور عدالتوں میں مقدمات کا بازار گرم ہوگیا۔ ابوالکلام آزاد نے اس کا مفصل بیان لکھا کہ کس طرح لوگ اگر کسی دوسرے مسلک کا آدمی گھر یا مسجد میں آجاتا تو گھر کو یا مسجد کو دھلوایا کرتے۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے کئی مشرک قبیلوں کے ڈیلیگیشنس سے مسجد نبوی میں ملاقات کی لیکن کبھی مسجد نبوی کو دھلوایا گیا، اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ مسجدوں اور قبرستانوں پر لکھ دیا جاتا کہ یہاں صرف فلاں مسلک کے لوگوں کے لیے اجازت ہے۔ جب کہ قرآن کا حکم ہے۔ "ومن منع مسجد اللہ ان یذکر فیہا۔۔۔۔۔" یعنی اس سے بڑا ظالم اور کون ہے جو لوگوں کو مسجدوں میں آنے سے روکے۔۔۔۔۔ یہ کینسر امت میں اس وقت پیدا ہوا جب عاشقانِ رسول نے کسی بھی شخص کو گستاخِ رسول کہنے کے اختیار اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ جب مدارس کا جال بچھادینے والوں نے ہر طرف مناظروں Debates کے بازار گرم کردیے۔ جب کتاب اللہ، کتاب السنہ اور منہج سلف کے دعویداروں نے ہر ہر شخص میں کفر، شرک اور بدعت ڈھونڈھنے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ:

ہر مسلک کا تعلیمی اور تربیتی نظام دوسرے مسلک کی کمزوریاں پکڑتا بن گیا۔ زمانہ اسلام کا متلاشی تھا۔ ہم دوسروں کو اسلام پہنچانے کے بجائے ایک دوسرے کے اندر سے کافروں کو چھانٹنے میں لگ گئے۔ اسلام ایک راہ ہدایت دینے والا مذہب جاکر کافر سازی کی ایک فیکٹری بن چکا تھا۔ ہم طرح طرح کے کافر پیدا کرنے میں لگے تھے۔ فاتحہ سلام چہلم اور عرس کرنے والے کافر، دارالحرب اور جہاد کا نعرہ دینے والے کافر، درگاہوں پر جانے والے کافر، امام حسینؓ، کربلا، یزید ومعاویہؓ سے متعلق عقیدوں والے کافر، غرض ہم کئی فقہی اور تاریخی واقعات کو بنیاد بناکر ایک دوسرے کو کافر قرار دینے میں لگ گئے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ ہر مسلک کے ماننے والے نے اپنے علما کی تقلید میں ہر دوسرے شخص پر کافر، مشرک، بدعتی اور منافق کے فتوے لگانے شروع کردیے۔ اہلِ حدیث کے بانی محمد بن عبدالوہابؒ نے کہہ دیا کہ تمام مقلد کافر ہیں۔ امام احمد رضا خانؒ نے فرمایا کہ دیوبندی مرجائے تو اس کو کپڑے میں لپیٹ کر گاڑ دو، اس پر نماز جنازہ جائز نہیں کیونکہ وہ کافر ہے۔ دیوبندیوں نے بریلویوں کو درگاہوں پر جانے اور مانگنے پر مشرک ڈیکلیئر کردیا، اُدھر شیعوں نے تمام سنیوں کو اور ادھر سنیوں نے تمام شیعوں کو کافر قرار دے دیا۔ اس طرح اب دنیا میں کتنے مسلمان بچے؟

ایک دوسرے کو کافر بدعتی وغیرہ کے کہنے کے کھیل میں سب سے زیادہ قرآن اور حدیث کا مذاق اڑا۔ کیونکہ ہر کافر کہنے والے کے پاس دلیل قرآن وحدیث سے تھی۔ اور جس پر فتویٰ لگایا گیا، اس کے پاس جوابی دلیل بھی قرآن وحدیث ہی سے تھی۔ ایک دوسرے کے خلاف چلے جلوسوں کے مقابلے آج بھی جاری ہیں، ایک نے کربلا کا نعرہ لگایا تو دوسرے نے مدینہ کا۔ ایک نے محرم کو حرمت بخشی تو ایک نے ربیع الاول کو۔ ایک نے کہا یوم غوث، تو دوسرے نے کہا یوم صحابہ، مقررین، واعظین، اکابرین، ذاکرین کی ہمیشہ عید رہی، انہیں ہزاروں روپے کے لفافے ملتے رہے، اتحادِ امت نہ کبھی کسی کا مقصد تھا، نہ آج ہے اور نہ مستقبل میں کوئی امکان ہے، کیونکہ صدیوں سے جو گند عقائد میں شامل ہوچکی ہے وہ اب اتحادِ امت کی تطہیر میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اور یہ رکاوٹ صدیوں سے چلی آرہی ہے۔ حرم کعبہ میں چار سو سال تک ہر نماز کی چار الگ الگ جماعتیں کھڑی ہوتی تھیں۔ مصر میں عدالتیں چار الگ الگ مسلکوں کے قاضیوں کی ہوا کرتی تھیں۔

کافرسازی کی قرآن وحدیث میں ممانعت:

یہ دیکھنا ضروری ہے کہ علما ہی کی سرپرستی میں جو کچھ ہوا کیا وہ شریعت کی روشنی میں جائز تھا؟ کیا قرآن وحدیث میں ہمیں کسی کو کافر، بدعتی، مشرک، منافق، فاسق یا کچھ اور کہنے کی اجازت ہے؟ حیرت کی بات یہ ہے کہ ایک آٹو والا بھی اس بات سے واقف ہے کہ فرقہ بندی اور تکفیر کی اسلام میں اجازت نہیں پھر علما کیسے ان احکامات سے غافل ہوئے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے اصحاب میں سے بارہ ایسے اصحاب ہیں جو اس وقت تک جنت میں نہیں جاسکیں گے جب تک سوئی کے ناکے سے اونٹ گزر نہیں جائے گا۔ لیکن آپ ﷺ نے ان اصحاب کے نام کسی کو نہیں بتائے سوائے ایک صحابی حذیفہ بن یمانؓ کے۔ آج جتنی جسارت سے ہم لوگ کسی پر بھی منافق کا فتویٰ جاری کردیتے ہیں، ہمیں کیا یہ واقعہ یہ نہیں سکھاتا کہ کسی کو منافق کہنے کا حق جب خود صحابہؓ کو نہیں تھا تو ہم کیسے یہ حق اپنے لیے جائز کرسکتے ہیں؟

سورہ بقرہ میں کہا گیا کہ "ولکل وجھۃ ھو مولیھا فاستبقوا الخیرات، این ما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا" ہر ایک کے لیے ایک سمت مقرر ہے جس طرف وہ جھکتا ہے، پس تم نیکیوں میں مقابلہ کرو، تم جہاں بھی ہوگے تمہیں اللہ تعالیٰ ایک دن جمع کردے گا"، اور حق ناحق کا فیصلہ فرمادے گا۔ سورہ مائدہ آیت 45 میں بھی یہی بات کہی گئی کہ اللہ تعالیٰ نے سب کے لیے الگ الگ جماعتیں ضرور پیدا کی ہیں، لیکن مسلکوں کی جیت کا مقابلہ نہ کرو بلکہ اللہ نے جو احکامات دیئے ہیں ان کو پورا کرنے کا مقابلہ کرو۔ آج کے تناظر میں اس کا مطلب یہ ہے کہ دین کو قائم کرنے کے لیے سنتوں کو قائم کرنے کے مقابلے کرو، عفو ودرگزر کے مقابلے کرو، ایک دوسرے کی کمزوریوں کو پوشیدہ رکھنے کے مقابلے کرو، صبر اور انکساری کے مقابلے کرو۔ یہ احادیث ہمیں سکھاتی ہیں کہ یہ مقابلہ کیسے ہو کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کسی آدمی کے ایمان سے نکل جانے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ کسی سے صرف سن کر بغیر تحقیق کیے، بات آگے کہہ دے۔ ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ آدمی کے ایمان سے نکل جانے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ کسی مسلمان کی تحقیر اور تضحیک کرے، یعنی دوسرے مسلکوں کا مذاق اڑائے۔ ہم اپنے استادوں، اکابرین یا مرشدین کے کہنے پر ڈرے بغیر یا تحقیق کیے بغیر کسی کو بھی کافر مشرک یا بدعتی کہتے رہتے ہیں، ہم بخدا اپنی آخرت تباہ کررہے ہیں۔ کسی کی تکفیر یا تحقیر کردینا اپنے علم پر ایک تکبر یا غرور کی نشانی ہے۔ اور کبر، اللہ کی چادر ہے، فیصلہ کرنے والی وہی ذات باری تعالیٰ ہے۔ کسی کو کافر یا مشرک یا منافق کہہ دینا اللہ کے فیصلے کو اپنے ہاتھ میں لینا ہے۔

بخاری کتاب الادب، حدیث 6105 ہے "ومن رمی مومنا بکفر فھو کقتلہ" یعنی "اور کسی کو کافر قرار دے دینا اس کو قتل کردینے کے برابر ہے"۔ اس حدیث کی تشریح میں یہ لکھا گیا ہے کہ تکفیر کرنے کا اختیار صرف راسخ العلم علما کا ہے، عام مسلمان کسی کو بھی کافر کہنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ جب کہ قرآن وحدیث میں نہ راسخ العلم علما کو اجازت ہے نہ عام مسلمانوں کو۔ اس غلط تشریح کی وجہ سے خود راسخ العلم علما کا اختیار ختم ہوگیا۔ ظاہر ہے جب ایک راسخ العلم عالم کسی دوسرے کو کافر کہنے کا اختیار اپنے ہاتھ میں لے سکتا ہے تو دوسرے چپ تو نہیں بیٹھیں گے، وہ بھی راسخ العلم عالم ہوں گے جو جوابی تکفیر کریں گے۔ ان دونوں کے ماننے والے اپنے علما کے حوالے سے ایک دوسرے کو کافر کافر کے فتوے دینے لگیں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ خود کہہ رہا ہے کہ ہر اختلاف کا فیصلہ وہ خود قیامت کے روز کردے گا، تو یہ علما اپنے معاملے کو اللہ اور آخرت پر چھوڑنے کے بجائے، ایک دوسرے سے راست کہنے کے بجائے، دوسرے علما کو جمع کرکے مل بیٹھ کر کوئی راستہ نکالنے کے بجائے، جلسے کرکے جاہل عوام کو کیوں جج بناتے ہیں؟ یوٹیوب پر ایسے بے شمار تقریریں موجود ہیں جن میں قرآن کے دیئے ہوئے اخوت، اتحاد اور اختلافات کو اللہ اور اس کے رسول پر چھوڑنے کے احکامات کی کھلی خلاف ورزی ہورہی ہے۔ ہر مسلک کے علما اس لیے لوگوں کو ایسی حرکتوں سے منع نہیں کرتے کہ وہ خود کسی نہ کسی درجے میں ملوث ہیں۔

بخاری کتاب الادب حدیث 6104 ہے کہ "ای ما رجل قال لاخیہ یا کافر فقد باء بھا احدھما" جو بھی شخص اپنے بھائی کو کافر کہے ان دونوں میں سے کوئی ایک پر یہ کلمہ لوٹ گیا"۔ اس کی تشریح میں امام نوویؒ نے بہت اہم بات کہی ہے کہ جب تک کوئی اپنی زبان سے اسلام کو یا اسلام کے کسی حکم کو باطل قرار نہیں دیتا اس کی تکفیر نہیں کی جاسکتی۔ ورنہ کہنے والا مکفور کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا البتہ کفر کی معصیت کا گناہ اس کے نامہ اعمال میں ضرور لکھا جائیگا۔ یہاں حال یہ ہے کہ ایک دوسرے کی کتابوں سے یا ویڈیو سے جملے نکال کر ایک دوسرے کو کافر قرار دیا جارہا ہے۔ جب کہ ظاہری الفاظ سے کہنے والے کے اصل منشا کو اخذ نہیں کیا جاسکتا۔ خود صحابہؓ بھی ظاہری الفاظ سے غلط فہمیوں کا شکار ہوئے۔ ایک صحابی نے جاکر لوگوں سے کہہ دیا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے پیاز کو حرام قرار دے دیا، ایک صحابیؓ نے جاکر لوگوں سے کہہ دیا کہ رسول اللہ نے اپنی ساری بیویوں کو طلاق دے دی۔ ایک حدیث اس پوری بحث کا خاتمہ کرنے کو کافی ہے کہ رواہ مسلم حدیث 219، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس نے کسی کو کافر کہا یا اللہ کا دشمن کہا حالانکہ وہ ایسا نہیں تھا تو یہ کلمہ اسی پر لوٹے گا"۔ سرسید، اقبال، قاسم نانوتویؒ، احمد رضا خانؒ، ابوالاعلیٰ مودودی، جاوید غامدی، طاہر القادری جیسے کئی علما کرام سے ہزار علمی اختلاف کیا جاسکتا ہے، لیکن کسی کو اللہ کا دشمن سمجھنا، انتہائی گمراہی اور اپنے علم کے غرور کی نشانی ہے۔ کیا ان لوگوں پر اللہ سے دشمنی کا شک کیا جاسکتا ہے جب کہ ان لوگوں نے اپنی زندگیاں اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے وقف کردیں۔ ان کے علاوہ قرآن کی کئی آیتیں جیسے "لیس لک من الامر من شئی، او یتوب علیھم او یعذبھم" یا "فانما علیک البلاغ"، یا "لست علیھم بمصیطر" وغیرہ اس بات کی نشادہی کرتی ہیں کہ خود انبیا کو سمجھانے کے مشن پر بھیجا گیا، کسی کو کافر، مشرک، یا منافق کہنے کے لیے نہیں۔

حل: حل یہی ہے کہ

ا۔ قدلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون" جو کچھ ہوچکا ہے وہ ماضی ہے، جن علما نے بھی ایک دوسرے کو کافر مشرک کہا ہے وہ اب ماضی ہوچکا ہے، وہ اب بھول جائیے، آپ کے ساتھ آپ کا حساب ہوگا، ان سے اُن کا حساب ہوگا، آپ سے اُن کے بارے میں نہیں پوچھا جائیگا۔ اب آپ اپنی آخرت کی فکر کیجئے اور اپنی زبان اور قلم کو قابو میں رکھئے۔

۔ اچھا گمان رکھئے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایمان یہ ہے کہ دوسروں کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے کرتے ہو"۔ اگر آپ سے کوئی غلطی سرزد ہوجائے تو آپ دوسروں سے کیا چاہیں گے۔ آپ یہی چاہیں گے کہ وہ اکیلے میں آپ کو توجہ دلائیں، دوسروں کے سامنے کہہ کر آپ کی تذلیل یا تکفیر نہ کریں، سوشیل میڈیا یا جاہل عوام کے سامنے جاکر نہ کہیں۔ آپ بھی یہی کیجئے کہ اگر کسی میں کوئی غلطی دیکھیں تو ان کو اسی طرح توجہ دلائیں جس طرح آپ اپنے لیے چاہتے ہیں۔ اگر وہ نہ مانیں تو ان کے لیے دعا کرنا یہی مومن کی نشانی ہے۔

۳۔ جو لوگ ایسے مسلکوں پر چلتے ہیں جن کے پاس کافر، مشرک، بدعتی، منافق، وہابی، درگاہ پرست، مقلد غیر مقلد، گستاخ رسول، گستاخ صحابہ جیسے ناموں کے رجسٹر ہیں، جو ہر وقت انہی موضوعات پر گفتگو کرتے ہیں، جن کے دلوں میں یہی زہر بھرا ہوا ہے۔ جن کی عام گفتگو، تقریریں، تحریریں، جلسے، جلوس، جماعتیں اور انجمنیں صرف انہی موضوعات پر گھومتی ہیں، ان کو سمجھائیے، اگر نہ سمجھیں تو ان سے دوری اختیار کیجئے۔ نہ ان کی جماعت میں شریک ہوئیے اور نہ ان کو مالی یا اخلاقی مدد دیجئے۔ اپنے اصلی دشمن کو پہچانئے۔ آج ہمارے اصلی دشمن وہ فاشسٹ ہیں جو ہر قیمت اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔ ہم ان فرقوں سے باہر نکل جائیں۔ جو لوگ اب تک ہم کو ان فرقوں میں بانٹتے رہے ہیں ان تمام کو شکریہ اور خدا حافظ کہہ کر کسی ایسی جماعت اور کسی ایسے امیر کے ساتھ ہوجائیں جو قرآن کو لفظ بہ لفظ سمجھتے ہیں، اور اللہ کا دین نافذ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

بدگمانی بہت بڑا گناہ ہے

ریاض فردوسی

اچھا سوچیں اور اچھا بولیں کیوں کہ بدگمانی اور بدزبانی دو ایسے عیب ہیں جو انسان کہ ہر خوبی اور کمال کو زوال اور بربادی میں تبدیل کردیتی ہے۔ دوسروں کو برا سمجھنا بہت آسان ہے، اس لیے کہ انکی خامیاں بغیر کوشش کے نظر آجاتی ہیں۔ مگر اپنی خامیوں کا احساس کرنے کے لیے ایک خاص نظر چاہیئے۔ یہ نظر جس میں پیدا ہوگئی۔ وہی اللہ کا نیک اور صالح بندہ ہے۔ جس شخص میں یہ خاصیت پیدا نہ ہوئی وہ اپنی ذات کا بندہ ہے اور اسی کی بندگی میں گم ہے، اپنی ذات کا بندہ نہ دنیا میں سکون پاسکتا ہے اور نہ ہی آخرت میں اللہ کو راضی کرسکتا ہے۔ نرم مزاجی دُنیا والوں کو بے وقوفی اور نادانی لگتی ہے لیکن ان شاء اللہ آمین آسمانوں پر اس کی بہت قدر ومنزلت ہوگی۔

سیدنا ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کو ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا۔ یہ خبر بمعنی نہی ہے یعنی مومن کو محتاط اور دور اندیش ہونا چاہیے نہ کہ جذباتی، غافل اور ناعاقبت اندیش، دینی معاملہ ہو یا دنیوی، ہر ایک اقدام کرتے وقت اس کے مثبت اور منفی دونوں پہلوؤں پر غور کرنا چاہیے۔ (او کما قال ﷺ مسند احمد: 9656، صحیح)

کسی محلے میں ایک بیوہ عورت کا گھر تھا۔ اس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہ فاحشہ ہے اور اس کے پاس بہت جگہ سے راشن آتا رہتا ہے۔ شہر میں کچھ صالح لوگوں کی طرف سے راشن کی تقسیم کا سلسلہ شروع تھا۔

نیک لڑکوں کی نظر اس کے پرانے مکان پر پڑی۔ ان لڑکوں نے اس کے مکان کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہا کہ ساتھ میں آئے محلے کے ایک فرد نے منع کردیا۔ پوچھنے پر وہ کہنے لگا آپ لوگ رہنے دیں۔ یہ ایک فاحشہ عورت کا گھر ہے۔ اس کو بہت جگہ سے راشن آتا رہتا ہے۔ یہ بات سن کر ان لڑکوں کو یقین ہوگیا کہ محلے میں سے کسی نے بھی اس کو راشن فراہم نہیں کیا ہوگا۔ جیسے تیسے لڑکوں نے محلے والے فرد سے بحث کرکے دروازے پہ دستک دی۔ اندر سے دھیمی سی آواز آئی۔ کون؟ لڑکوں نے بتایا کہ ہم راشن سپلائی کررہے ہیں۔ آپ لینا پسند کریں گی؟ تو انتہائی غمگین سی آواز آئی کہ آپ لوگ واپس چلے جائیں۔ پہلے ہی اس محلے میں لوگ ہمیں جینے نہیں دیتے۔ ہم گزارہ کرلیں گے۔ میرے پاس کچھ کھانے کا سامان موجود ہے۔ آپ حضرات کی مہربانی آپ اس غلے کو محلے کے شرفاء میں تقسیم کردیں۔ خاتون کے لہجے کی غمناکی کو محسوس کرکے لڑکوں نے بضد ہوکر کہا، آپ ہم لوگوں کو اپنا بھائی سمجھیں اور محلے والوں کی فکر نا کریں۔

بہت اصرار کرنے کے بعد اس عورت نے اپنی بیٹھک کا دروازہ کھولا اور ہم لوگوں نے راشن کا سامان ان کے گھر رکھ دیا۔ وہ عورت خود پردے میں آئی اور شکریہ ادا کرنے لگی۔ لیکن کسی لڑکے کا دل مطمئن نہیں تھا کیونکہ وہ باپردہ عورت لگ رہی تھی۔ اور آس پاس میں اس کی بدنامی تھی۔ اس کا کردار سب کی نظر میں بہت خراب تھا۔ لڑکوں نے اس عورت سے پوچھ لیا کہ بہن آپ نے ایسا کیوں کہا کہ آپ کے گھر میں راشن موجود ہے؟ کہنے لگی: بھائی گھر میں آلو پڑے ہیں۔ جو پچھلے ایک ہفتے سے بنا کے کھا رہے ہیں۔ محلے میں سے کسی نے خبر تک نہ لی۔ عورتیں میرے گھر نہیں آتیں۔ لڑکوں نے پوچھا، ایسا کیوں ہے میری بہن؟ وہ عورت آنکھوں میں آنسو لیے بولی: میرے خاوند کو وفات پائے 2 سال کا عرصہ ہوگیا ہے۔ اس وقت بہت حالات اچھے تھے۔ میرے دو لڑکیاں ہیں۔ کچھ وقت ٹھیک گزرا۔ میرے والد میرے لیے جتنا کرسکتے تھے کرتے رہے۔ ان کی وفات کے بعد حالات خراب ہونا شروع ہوگئے۔ بچوں کا اور گھر کا نظام چلانا مشکل ہوگیا۔ ایک دن میرے خاوند کا قریبی دوست کچھ عرصہ بعد باہر سے آیا۔ اس نے مجھ سے بہت افسوس کیا اور مجھے کچھ پیسے دے کر چلا گیا۔ پھر وہ کچھ دن بعد آیا اور مجھے گھر کا کچھ راشن دے گیا۔ دوسری دفعہ لوگوں نے جب میرے دروازے پہ گاڑی کھڑی دیکھی تو طرح طرح کی باتیں کرنا شروع کردیں۔ پھر جب وہ واپس بیرون ملک لوٹنے لگا تو جاتے ہوئے میرے گھر آیا اور کہا "بہن یہ میرا نمبر ہے آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو اپنے بھائی سے کہنا کسی محلے دار سے مانگنے کی ضرورت نہیں۔" جب وہ باہر نکلا تو محلے کے لوگوں نے اسے پکڑ کر مارنا شروع کردیا کہ تم نے ہمارے محلے میں گند مچایا ہوا ہے۔ یہ سن کر میں نے چلانا شروع کردیا کہ تم لوگوں میرا حال تک نا پوچھا اور اگر کوئی بھائی بن کر میرا خیال کررہا ہے تو تم اسے بھی مار رہے ہو۔ شرم سے میری جان نکلی جارہی تھی کہ اتنی ہمدردی کا یہ صلہ ملا۔ وہ بھائی ان کو سمجھاتا رہا کہ یہ میری بہنوں جیسی ہے لیکن محلے کے لوگوں کو جیسے ایک موقع فراہم ہوگیا ہو۔ خیر وہ جان چھڑا کے وہاں سے چلا گیا۔ کچھ عرصہ تک مجھے اگر کبھی ضرورت ہوتی تو میں فون کر دیتی شرمسار ہوکر۔ اور وہ مجھے بینک میں پیسے حسب ضرورت بھیج دیتے۔ پچھلے 2 ماہ سے ان کو کال نہیں کی اور پھر یہ کورونا وائرس کا مسئلہ ہوگیا تو سنا کہ ان بھائی کے ملک کے حالات زیادہ خراب ہیں۔ دوبارہ میری ہمت نہ ہوئی کبھی ان کو کال کرنے کی۔ اب بیوہ سمجھ کر اگر کوئی میری مدد کرنا بھی چاہے تو محلے والے مجھے گندی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ اور محلے میں اتنے شرفاء ہیں کہ ہر کوئی گزرتے ہوئے میرے دروازے پہ جھانک کر جاتا ہے۔ باہر جاتے ہوئے مجھے گھورتے ہوئے جاتا ہے۔ اپنی عورتوں کو میرے گھر نہیں آنے دیتے۔ میری بچیوں کا گھر سے نکلنا محال ہوگیا ہے۔ یہ وائرس تو بہانہ رکھا ہے اللہ نے ہمیں راشن بھیجنے کا ورنہ ضرورت کا سامان تو بالکل ختم ہونے کو ہے۔ کچھ دنوں سے اس بھائی کو کال ملانے کا سوچا لیکن ضمیر نے گوارہ نہ کیا۔ سوچا کہ پتہ نہیں ان کے اپنے حالات کیسے ہوں گے۔ ہمارے نبی ﷺ تو دشمنوں کی بیٹیوں کے سروں پر چادر رکھا کرتے تھے یہ کہاں کے دین دار لوگ ہیں کہ اگر کوئی میرے گھر میری مدد کو آتا ہے تو اس کو اس قدر مشکوک نظروں سے دیکھتے ہیں کہ لوگوں نے ڈر کے مارے مجھے زکوٰۃ تک دینا چھوڑ دیا ہے۔ یہ باتیں کرتے کرتے ان کا دوپٹہ آنسوؤں سے بھیگ گیا۔ لڑکوں نے راشن کے ساتھ کچھ نقد رقم بھی انہیں دے دی۔

سوال یہ کہ ہم بروز قیامت اللہ کو کیا منہ دیکھائے گے؟ ہم اپنے اردگرد موجود ضرورت مندوں کا خیال رکھیں۔ ہم اس وقت کا انتظار نہ کریں جب کوئی عورت بچوں کی بھوک سے مجبور ہوکر گھر کی دہلیز سے باہر نکل کر ہاتھ پھیلائے اور پھر معاشرے میں موجودہ بھیڑیے فقط چند نوالوں کی خاطر اس سے اس کا سب کچھ چھین لیں۔ شریعت اسلام کی رو سے بنا کسی ثبوت کے کسی عورت پر فحاشی کا الزام لگایا جائز ہے کیا؟ ہم فیصلہ کرنے والے کون ہوتے ہیں کہ کون اچھا ہے کون برا ہے؟ لوگ صالح (نیک) کو پسند کرتے ہیں اور مصلح (لوگوں کو نیک بنانے کی جد وجہد کرنے والا) کو پسند نہیں کرتے۔ اس کی سب سے عمدہ مثال خود ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے۔ آپ ﷺ اعلان نبوت سے پہلے صالح ہونے کی وجہ سے لوگوں میں انتہائی محبوب ومقبول تھے، صادق ووعدہ الامین کے نام سے مشہور تھے، لیکن جب

J&K Bank
Serving To Empower

BAJAJ Allianz
Caringly yours

Protect your Health from Everything that comes its way

Bajaj Allianz Extra Care Plus policy along with the added benefits of Health Prime Rider ensures that you don't have to settle for less when it comes to you and your family's growing healthcare needs.

Bajaj Allianz Extra Care Plus's Features:

- *Long Term Discount*
- *Option to Opt for Air Ambulance*
- *Free health check-up*

Benefits of Health Prime Rider:

- *Rider for both Individual & Family Floater Basis***
- *24*7 Unlimited Tele-Consultation*
- *Investigations Cover*

**Based on the variant opted in health plan

To know more, contact your **J&K Bank's Relationship Manager**

Bajaj Allianz General Insurance Co. Ltd., Bajaj Allianz House, Airport Road, Yerawada, Pune - 411006. IRDAI Reg No.: 113. | CIN: U66010PN2000PLC015329 | UIN: BAJHLIP23069V032223 - Extra Care Plus, BAJHLIA24087V022324 - Health Prime Rider | web: www.bajajallianz.com | Toll free: 1800-209-5858 / 1800-209-0144

J&K Bank Ltd is a licensed Corporate Agent [bearing License No.: CA0029] of Bajaj Allianz General Insurance Company Ltd. [IRDAI registration No. 113]. The benefits/features of products are indicative and for more details on risk factors and Terms and Conditions, please read the sales brochure before concluding a sale. | BJAZ-P-JK-0013/03-11-2023

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,